SUN.6.Oct.2024
VOLUME:19 NO: 255
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز اتوار 6/اکتوبر 2024
جلد:19 شمارہ: 255
2/ربیع الثانی 1446ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com–Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم-اے-بی-ایڈ)

ایگزٹ پول 2024: ہریانہ اور جموں کشمیر میں

بی جے پی کو زبردست شکست، کانگریس واتحادی کی واپسی

نئی دہلی: 5/ اکتوبر (ایجنسیز) ہریانہ اور جموں و کشمیر کے ایگزٹ پول 2024 کے نتائج: جموں کشمیر (جموں کشمیر اسمبلی الیکشن) اور ہریانہ (ہریانہ اسمبلی الیکشن) کے اسمبلی انتخابات کے لیے ایگزٹ پول 2024 کے نتائج آ چکے ہیں۔ ہریانہ میں زیادہ تر ایگزٹ پول کانگریس اور بی جے پی کے لیے بمپر جیت کی پیش گوئی کرتے ہیں 10 سال بعد اقتدار سے باہر ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔ وہیں جموں وکشمیر میں کانگریس-نیشنل کانفرنس کو برتری حاصل ہوتی نظر آرہی ہے۔ تمام ایگزٹ پولز کا خلاصہ: این ڈی ٹی وی کے پول آف پولز کے مطابق، ہریانہ میں بی جے پی کو 27 اور کانگریس کو 54 سیٹیں ملنے کی امید ہے۔ جہاں جے جے پی کو ایک سیٹ، INLD کو 2 اور دیگر کو 27 سیٹیں مل رہی ہیں۔ جموں و کشمیر کے حوالے سے پول آف پول کا اندازہ ہے کہ یہاں بی جے پی کو 27 سیٹیں مل سکتی ہیں جبکہ کانگریس-نیشنل کانفرنس کی سیٹوں کی تعداد 42 تک پہنچ سکتی ہے۔ جبکہ پی ڈی پی 7 اور دیگر 14 سیٹیں جیت سکتی ہے۔

ہریانہ میں روزنامہ بھاسکر کے ایگزٹ پول نے کانگریس کو 44 سے 54 اور بی جے پی کو 15 سے 29 سیٹیں دی ہیں، جب کہ دھرو ریسرچ نے بی جے پی کو 22 سے 32 اور کانگریس کو 50 سے 64 سیٹیں دی ہیں، پیپلز پلس کے ایگزٹ پول نے کانگریس کو 49 سے 61 اور بی جے پی کو 20 سے 32 سیٹیں دی ہیں۔ سیٹیں، جبکہ ریپبلک بھارت-میٹریز نے پیش گوئی کی ہے کہ کانگریس کو 55 سے 62 سیٹیں اور بی جے پی کو 18 سے 24 سیٹیں ملیں گی۔ جموں وکشمیر کے ایگزٹ پول میں کانگریس اور نیشنل کانفرنس سب سے آگے ہیں۔ انڈیا ٹوڈے-سی ووٹر کے ایگزٹ پول میں نیشنل کانفرنس اور کانگریس کے اتحاد کو 40-48 سیٹیں اور بی جے پی کو 27-32 سیٹیں ملنے کی امید ہے۔ پی ڈی پی کو چھ سے آٹھ سیٹیں ملنے کا اندازہ ہے۔ جبکہ ریپبلک-میٹرکس※ کے ایگزٹ پول میں بی جے پی کو 28-30 سیٹیں اور نیشنل کانفرنس-کانگریس اتحاد کو 31-36 سیٹیں ملنے کی امید ہے۔ سروے میں پی ڈی پی کو پانچ سے سات اور دیگر کو آٹھ سے سولہ سیٹیں ملنے کی امید ہے۔ وہیں دینک بھاسکر※ کے سروے میں نیشنل کانفرنس-کانگریس اتحاد کو 35-40 سیٹیں اور بی جے پی کو 20-25 سیٹیں مل سکتی ہیں۔ اس میں پی ڈی پی کو چار سے سات اور دیگر کو 12-16 سیٹیں ملنے کی امید ہے۔

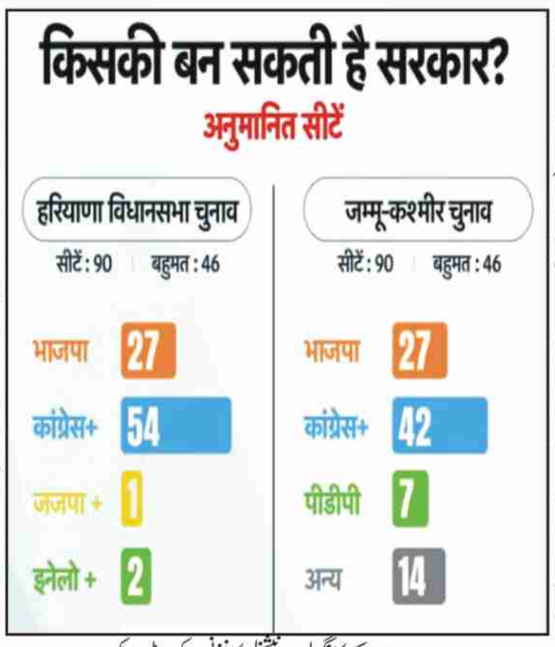

ہماچل پردیش: سنجولی مسجد کی اوپری 3 منزلیں منہدم کرنے کا عدالت نے فیصلہ سنایا

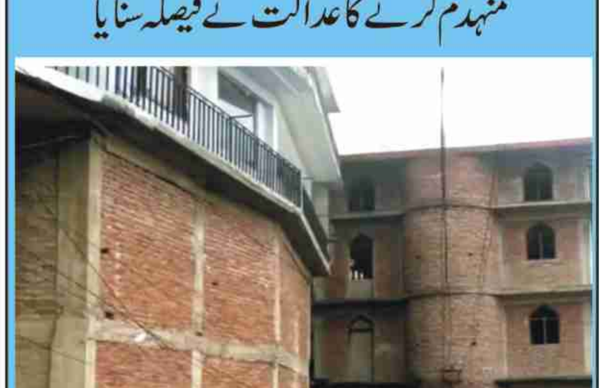

شملہ: 5/ اکتوبر (ایجنسیز) ہماچل پردیش میں شملہ واقع سنجولی مسجد تنازعہ پر آج کمشنر کورٹ نے ایک اہم فیصلہ سنایا۔ عدالت نے مسجد میں ہوئی ناجائز تعمیرات کو توڑنے کا حکم دیا ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے کمشنر کورٹ میں ہفتہ کے روز اس معاملے میں سماعت ہوئی اور طویل بحث کے بعد سنجولی مسجد کی اوپری تین منزلوں کو دو ماہ کے اندر منہدم کرنے کی ہدایت دی گئی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق کمشنر کورٹ نے دوسری، تیسری اور چوتھی منزل کو منہدم کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'نیوز 18' پر شائع ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بقیہ حصے سے متعلق اب 21 دسمبر کو سماعت کی جائے گی۔ عدالت نے مسجد کے غیر قانونی حصہ سے متعلق تقریباً ڈھائی گھنٹے تک سماعت کی اور پھر اپنا حکم جاری کیا۔ قابل ذکر ہے کہ مسجد کمیٹی نے پہلے ہی کہا تھا کہ عدالت جن منازل کو غیر قانونی بتائے گی، اسے وہ خود ہی منہدم کر دیں گے۔ اب جبکہ عدالت کا فیصلہ سامنے آ گیا ہے تو وقف بورڈ کے وکیل بی ایس ٹھاکر نے کہا کہ پورا حکم پڑھنے کے بعد آگے کا فیصلہ لیا جائے گا۔ امید کی جارہی ہے کہ بورڈ ہائی کورٹ کا رخ کر سکتا ہے۔ کثیر منزلہ سنجولی مسجد تنازعہ میں شملہ کے کمشنر کورٹ میں آج 46ویں سماعت ہوئی تھی۔ اس دوران اسٹیٹ بنام وقف بورڈ کے درمیان کیس میں میونسپل کارپوریشن نے اسٹیٹس رپورٹ پیش کی۔ اس موقع پر مقامی رہائشیوں کو پارٹی بنانے کی بات بھی اٹھائی گئی جس پر خوب ہنگامہ ہوا۔ عدالت نے سوال کیا کہ آپ (مقامی رہائشیوں) کو کس بنیاد پر پارٹی بنایا جائے۔ اس معاملے پر خوب سوال و جواب ہوا، لیکن ریاستی حکومت اور وقف بورڈ دونوں نے ہی مقامی رہائشیوں کو پارٹی بنائے جانے کی مخالفت کی۔ آخر میں عدالت نے صرف یہ فیصلہ صادر کیا کہ مسجد کی اوپری تینوں منزلیں توڑی جائیں، کیونکہ وہ ناجائز طریقے سے تعمیر ہوئی ہیں۔

کانگریس ہریانہ میں مکمل اکثریت کے ساتھ حکومت بنارہی ہے: الکا لامبا

نئی دہلی: 5/ اکتوبر (ایجنسیز) ہریانہ اسمبلی انتخابات کے لیے ووٹنگ جاری ہے۔ اسی دوران مہیلا کانگریس کی قومی صدر الکا لامبا نے دعویٰ کیا کہ یہ یقینی ہے کہ ریاست میں کانگریس کی حکومت بنے گی۔ لامبا نے وزیر اعظم کے مہاراشٹر کے دورے پر بھی تبصرہ کیا۔ آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بی جے پی ہریانہ انتخابات ہار رہی ہے۔ بی جے پی ہریانہ میں 10 سال کی ڈبل انجن والی حکومت سے باہر ہونے جارہی ہے۔ کیونکہ یہاں کے کسانوں اور نوجوانوں نے مہنگائی اور بے روزگاری کے مسائل پر ووٹ دیا ہے۔ کانگریس مکمل اکثریت کے ساتھ حکومت بنارہی ہے۔ وزیر اعظم مہاراشٹر گئے ہیں کیونکہ انہیں وہاں کی فکر ہے۔ مہاراشٹر اسمبلی انتخابات میں شکست کے بعد ہریانہ کے بعد دہلی حکومت گر جائے گی۔ خواتین کی حفاظت کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے لامبا نے بی جے پی کی حکومت والی حکومتوں پر کئی الزامات لگائے۔ اتر پردیش کے دیوریا میں طالبات کے ساتھ چھیڑ چھاڑ پر الکا لامبا نے کہا کہ لوک سبھا انتخابات کے دوران مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا تھا کہ خواتین رات کو بھی زیورات پہن کر باہر جاسکتی ہیں۔ امن وامان میں بہت بہتری آئی ہے۔ لیکن، کیا یہی امن وامان کی بات وزیر داخلہ کر رہے تھے؟ آج اتر پردیش میں خواتین بغیر کسی خوف کے کام کی جگہ نہیں جاسکتیں۔ بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں خواتین محفوظ نہیں ہیں۔ دوسری طرف، جب ٹی ایم سی کی حکمرانی والی ریاست بنگال میں 10 سالہ بچی کے ساتھ ہونے والے مظالم کے بارے میں پوچھا گیا تو لامبا نے کہا کہ ملک میں ایسی کوئی ریاست نہیں ہے جہاں جرائم نہ ہو رہے ہوں۔ ہم مسلسل کہہ رہے ہیں کہ خواتین کے خلاف جرائم میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔

حزب اللہ کے نئے چیف ہاشم سیف الدین بھی اسرائیل کے تازہ حملہ میں ہلاک، میڈیا رپورٹس میں دعویٰ

بیروت: 5/ اکتوبر (ایجنسیز) لبنان میں اسرائیلی بربریت جاری ہے۔ لگاتار ہو رہے حملوں کی وجہ سے بڑی تعداد میں معصوم لوگوں کی موت ہو رہی ہے۔ تازہ ترین خبروں میں بتایا جارہا ہے کہ مبینہ طور پر حزب اللہ کے نئے چیف ہاشم سیف الدین کی بھی اسرائیلی حملے میں موت ہوگئی ہے۔ کچھ میڈیا رپورٹس کے مطابق سیف الدین کو مارنے کے لیے اسرائیل نے جنوبی بیروت میں جمعہ کے روز میزائل سے حملہ کیا تھا۔ اس حملہ کے دوران سیف الدین اپنے کمانڈروں کے ساتھ ایک کثیر منزلہ عمارت کے نیچے بنے بنکر میں میٹنگ کر رہے تھے۔ موصولہ خبروں میں بتایا جا رہا ہے کہ ہاشم سیف الدین کی موت ایسے وقت میں ہوئی جب اسرائیلی فورس نے انھیں اور حزب اللہ کے دیگر بڑے اراکین کو ہدف بنا کر ایک زیر زمین بنکر پر حملہ کیا۔ 'دی یروشلم پوسٹ' نے سعودی نیوز آؤٹ لیٹ 'الحدث' کا حوالہ دیتے ہوئے یہ خبر دی ہے۔ حالانکہ یہ مصدقہ نہیں ہے کہ ہاشم سیف الدین کو حزب اللہ کا نیا چیف مقرر کیا گیا تھا یا نہیں، لیکن اگر ایسا ہے تو پھر وہ ایک ہفتہ سے بھی کم وقت اپنی ذمہ داری نبھا پائے۔ اسرائیل کے 'چینل 12' کی ایک رپورٹ کے مطابق آئی آر جی سی کے قدس فورس کمانڈر اسماعیل غنی بھی غالباً جنوبی بیروت میں اسرائیلی حملے کے وقت موجود تھے اور وہ زخمی ہوگئے۔ اس حملے میں حزب اللہ کی ایگزیکٹیو کونسل کے لیڈر ہاشم سیف الدین کو نشانہ بنایا گیا تھا جس میں دیگر کچھ لیڈران کی بھی موت واقع ہوگئی۔ ایران کی حمایت والے حزب اللہ کی ایگزیکٹیو کونسل کے چیف کی شکل میں فوجی مہموں کی دیکھ ریکھ کرنے والے ہاشم سیف الدین کو وسیع طور پر نصر اللہ کا جانشیں تصور کیا جاتا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ ہاشم سیف الدین کو 2017 میں ہی امریکی محکمہ خارجہ نے دہشت گرد قرار دے دیا تھا۔ ہاشم کے بارے میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ وہ نصر اللہ کے چچازاد بھائی تھے۔ ان کے قتل کی خبریں ایسے وقت میں آئی ہیں جب اسرائیلی فوجیوں نے ملک بھر میں ان علاقوں پر بمباری کرنے کے بعد حزب اللہ کے قلعہ جنوبی لبنان کے کچھ حصوں میں زمینی چھاپہ ماری شروع کی ہوئی ہے۔

انڈیگو ایئر لائنس کی ہوائی خدمات بحال، لیکن ویب سائٹ ٹھیک ہونے میں مزید وقت درکار

ممبئی: 5/ اکتوبر (ایجنسیز) انڈیگو ایئر لائنس کا آن لائن پیسنجر سروس سسٹم ہفتہ کے روز ڈاؤن ہوگیا جس کی وجہ سے ویب سائٹ اور بکنگ پر منفی اثر پڑا۔ حالانکہ کچھ گھنٹوں بعد انڈیگو ایئر لائنس نے جانکاری دی کہ ایئرپورٹ پر سروسز بہتر انداز میں شروع ہوگئی ہیں۔ یعنی جو طویل قطاریں چیک اِن کے وقت نظر آرہی تھیں، وہ مسئلہ حل ہوگیا ہے۔ انڈیگو نے تازہ حالات پر بیان جاری کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''ہم اس وقت اپنے نیٹورک میں عارضی سسٹم سلو ڈاؤن کا سامنا کر رہے ہیں، جس کا اثر ہماری ویب سائٹ اور بکنگ سسٹم پر پڑ رہا ہے۔ اس کی وجہ سے گاہکوں کو ویٹنگ ٹائم میں اضافہ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔'' بعدازاں ایک دیگر پوسٹ میں انڈیگو نے لکھا کہ ''ہماری ایئرپورٹ سروسز بہتر انداز میں شروع ہوگئی ہیں۔ حالانکہ پوری طرح سے معمول والی حالت تک پہنچنے میں تھوڑا وقت لگ سکتا ہے۔'' قابل ذکر ہے کہ بوقت دوپہر خبر آئی تھی کہ انڈیگو ایئر لائنس کو ایک بار پھر تکنیکی خامی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ایئر لائنس کا سسٹم تکنیکی خامی کی وجہ سے بہت سست انداز میں کام کرنے لگا۔ میڈیا رپورٹس میں بتایا گیا کہ یہ مسئلہ ایئر لائنس کے پورے نیٹورک میں ہے جس کی وجہ سے اس ہوابازی کمپنی کی پرواز سے متعلق خدمات متاثر ہوئی۔ تکنیکی خامی کی وجہ سے پیدا اس مسئلہ نے مسافروں کو بھی مشکل میں ڈال دیا۔ انھیں ٹکٹ بکنگ سمیت کئی طرح کی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک میڈیا رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ مسافروں کو ایئرپورٹس پر چیک اِن کرنے اور سامان کی جانچ کرنے میں بھی دقتیں پیش آئیں۔ اس وجہ سے مسافروں کی لمبی قطاریں دیکھنے کو ملیں۔ درپیش مسئلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے انڈیگو نے ایک بیان بھی جاری کیا تھا۔ اس بیان میں کہا گیا تھا کہ ''ہم فی الحال اپنے پورے نیٹورک میں غیر مستحکم طور پر سسٹم کے سست ہونے کے مسئلہ سے نبرد آزما ہیں۔ اس سے ہماری ویب سائٹ اور بکنگ سسٹم بھی متاثر ہوا ہے۔'' اس بیان میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ''اس تکنیکی خامی کے سبب مسافروں کو تھوڑا زیادہ انتظار کرنا پڑ رہا ہے۔ چیک اِن دھیما ہو رہا ہے اور ایئرپورٹس پر طویل قطاریں ہیں۔'' انڈیگو نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ اس مسئلہ کو جلد دور کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔ جاری بیان میں مطلع کیا گیا تھا کہ ''ہماری ایئرپورٹ ٹیمیں پوری محنت سے کام کر رہی ہیں اور یہ یقینی بنانے کی کوشش میں لگی ہیں کہ مسافروں کو پریشانی نہ ہو۔ ہماری کوشش ہے کہ جلد حالات معمول پر آجائے۔'' مسافروں کو ہو رہی دقتوں کے لیے کمپنی نے افسوس کا اظہار بھی کیا تھا۔

الکٹورل بانڈ اسکیم کے رد ہونے کے خلاف درخواستیں خارج

نئی دہلی: 5/ اکتوبر (ایجنسیز) سپریم کورٹ نے کئی درخواستیں خارج کر دیں جن میں اس کے 15 فروری کے فیصلہ پر نظرثانی کی گزارش کی گئی تھی۔ عدالت نے اس فیصلہ میں گمنام سیاسی چندوں کی مودی حکومت کی الکٹورل بانڈ اسکیم کو رد کر دیا تھا۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ، جسٹس سنجیو کھنہ، جسٹس بی آر گوائی، جسٹس جے بی پاڑدی والا اور جسٹس منوج مشرا پر مشتمل بنچ نے کہا کہ ریکارڈ کے مدنظر کوئی غلطی نہیں دکھائی دیتی۔ ملک کی عدالت نے ریویو پٹیشنس کی کھلی عدالت میں لسٹنگ کرنے کی درخواست بھی خارج کر دی۔

جموں و کشمیر کا چیف منسٹر، ربر اسٹامپ ہوگا: التجا مفتی

سری نگر: 5/ اکتوبر (ایجنسیز) پی ڈی پی قائد التجا مفتی نے ہفتہ کے دن کہا کہ جموں وکشمیر میں بننے والی حکومت "بے دانت شیر" ہوگی اور اس کا چیف منسٹر "ربر اسٹامپ" اور ایک "بلدیہ" کا "گلوریفائیڈ میئر" ہوگا۔ جموں وکشمیر میں 8 اکتوبر کو نتائج کے بعد نئی حکومت بننے والی ہے۔ التجا نے ایکس پر پوسٹ میں کہا کہ لیفٹیننٹ گورنر 5 ارکان اسمبلی کو "نامزد" کریں گے اور چیف سکریٹری کارروائی چلانے کے قواعد بدلے گا جس سے

ظاہر ہے کہ نئی حکومت ایسا شیر ہوگی جس کے منہ میں دانت نہیں ہوں گے۔ حکومتِ ہند جموں وکشمیر سے اور کتنی اتھاریٹی اور خود اختیاری چھینے گی؟ پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی سربراہ محبوبہ مفتی کی لڑکی التجا نے ضلع اننت ناگ کے بیج بہارا سے اسمبلی الیکشن لڑا ہے۔ چیف سکریٹری کے تعلق سے التجا کے ریمارکس سے ایک دن قبل نیشنل کانفرنس قائد عمر عبداللہ نے جمعہ کو دعویٰ کیا تھا کہ انہیں سکریٹریٹ سے جانکاری ملی ہے کہ ایل جی اڈمنسٹریشن کچھ کرنے والا ہے۔ بی جے پی جموں وکشمیر میں واضح طور پر اپنی ہار تسلیم کر چکی ہے۔ چیف سکریٹری کو حکومت کے بزنس رولس تبدیل کرنے کے کام پر لگایا جانے والا ہے تاکہ چیف منسٹر یا منتخبہ حکومت کے اختیارات گھٹ جائیں اور ایل جی کو منتقل ہوجائیں۔ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے عمر عبداللہ کے دعویٰ کو گمراہ کن اور ہوائی باتیں قرار دے کر مسترد کر دیا۔ انہوں نے جمعہ کے دن ایکس پر کہا کہ ایسی کوئی تجویز سرے سے ہے ہی نہیں۔ جموں وکشمیر میں 10 سال کے وقفہ کے بعد یکم اکتوبر کو اسمبلی الیکشن کے تینوں مرحلے مکمل ہوگئے۔ نتائج کا اعلان 8 اکتوبر کو ہونے والا ہے۔

مدھیہ پردیش میں موجود بنگلہ دیشی ٹیم 4 اکتوبر کو نمازِ جمعہ ادا کرنے مسجد کیوں نہیں گئی؟

گوالیار: 5/ اکتوبر (ایجنسیز) ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان ٹیسٹ سیریز ختم ہو چکا ہے، جس میں ہندوستان نے 0-2 سے کامیابی حاصل کی۔ اب 6 اکتوبر سے 3 میچوں کی ٹی-20 سیریز شروع ہونے والی ہے جس کو لے کر سبھی تیاریاں مکمل کی جا چکی ہیں۔ اس درمیان ایک ایسی خبر سامنے آرہی ہے جو حیران کرنے والی ہے۔ دراصل بنگلہ دیشی ٹیم گزشتہ کچھ دنوں سے مدھیہ پردیش کے شہر گوالیر میں ہے، اور گزشتہ جمعہ یعنی 4 اکتوبر کو پوری ٹیم نے ایک ہوٹل میں نمازِ جمعہ ادا کی۔ یعنی نمازِ جمعہ کے لیے جامع مسجد نہیں گئی، حالانکہ موتی مسجد میں سیکورٹی کی سبھی تیاریاں مکمل کر لی گئی تھیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بنگلہ دیشی ٹیم کو ہندوستان میں ہندوتوا تنظیموں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہندو مہاسبھا نے تو گوالیر میں ہونے والے ٹی-20 میچ کے روز گوالیر بند کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ ہندو مہاسبھا کا کہنا ہے کہ شیخ حسینہ حکومت کے خاتمہ کے بعد بنگلہ دیش میں ہندوؤں پر بہت مظالم کیے گئے ہیں جس کی وہ مخالفت کر رہے ہیں۔ گوالیر بند کے پیش نظر شہر میں سیکورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ گوالیر میں کھیلے جانے والے ٹی-20 میچ سے دو روز قبل، یعنی جمعہ کے دن بنگلہ دیشی ٹیم نے بہت غور وخوض کے بعد ایک بڑا قدم اٹھایا۔ انہوں نے نمازِ جمعہ کے لیے شہر کی موتی مسجد نہ جا کر اپنے ہوٹل میں ہی نماز ادا کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے متعلق ایک پولیس افسر نے خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کو بتایا کہ ''ہم نے موتی مسجد کے ارد گرد سیکورٹی کے وسیع انتظامات کیے تھے، لیکن بنگلہ دیش کی ٹیم جمعہ کے لیے مسجد نہیں آئی۔ کسی بھی تنظیم نے ان کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے کوئی فون نہیں کیا تھا۔'' شہر کے پھول باغ علاقے میں جہاں موتی مسجد واقع ہے وہاں سے ہوٹل کی دوری (جہاں بنگلہ دیشی ٹیم ٹھہری ہوئی ہے) تقریباً 3 کلومیٹر ہے۔ یہ فاصلہ بہت زیادہ تو نہیں ہے، لیکن پھر بھی بنگلہ دیشی کھلاڑیوں نے مسجد جانے سے پرہیز کیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ممکن ہے مسجد نہ جانے کا فیصلہ ٹیم مینجمنٹ نے اپنے طور پر لیا ہو۔ پولیس حکام نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ ایک 'قاضی' ہوٹل پہنچے اور بنگلہ دیشی کرکٹرز کو دوپہر 1 بجے سے 2.30 بجے تک نمازِ جمعہ کی پیشکش کی۔ اس درمیان پولیس محکمہ کے ذریعہ جانکاری دی گئی ہے کہ گوالیر میں اتوار کو ہونے والے ہندوستان-بنگلہ دیش ٹی-20 میچ کے لیے 2500 سے زیادہ پولیس اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ پولیس اتوار کو دوپہر 2 بجے سے سڑکوں پر گشت کرتی دکھائی دے گی۔ کھیل ختم ہونے کے بعد شائقین کے گھر پہنچنے تک وہ ڈیوٹی پر موجود رہیں گے۔

ریزرویشن کی 50 فیصد حد ہٹائی جائے گی اور ذات پر مبنی مردم شماری قانونی طور پر منظور کی جائے گی

کولہاپور میں 'سنویدھان سمّان سمّیلن' میں لوک سبھا کے اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کا اعلان

کولہاپور: (راست) دلتوں و پسماندہ طبقات کے لوگوں کو صنعت، کاروبار، عدالت سمیت کہیں زیادہ موقع نہیں دیا جاتا۔ سرکاری اداروں کی نجکاری سے ریزرویشن ختم ہو رہی ہے۔ اس تصویر کو بدلنے کے لیے آئین کا تحفظ ضروری ہے اور اگر آئین کو بچانا ہے تو سب سے پہلے 50 فیصد ریزرویشن کی حد کو ہٹانا ہوگا۔ انڈیا الائنس اس حد کو ہٹائے گی اور لوک سبھا و راجیہ سبھا میں ذات پر مبنی مردم شماری منظور کی جائے گی۔ یہ اعلان لوک سبھا کے اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کی ہے۔ رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی کولہاپور میں 'سنویدھان سمان سمّیلن' کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آج حتمی طور پر یہ کہنا ممکن نہیں کہ ملک میں کس ذات کی آبادی کتنی ہے، اس لیے ذات پر مبنی مردم شماری کرانا ضروری ہے۔ ذات پر مبنی مردم شماری ایک ایکسرے کی طرح ہے۔ ایکسرے کرنے کے بعد پتہ چلے گا کہ مسئلہ کیا ہے اور پھر اسے حل کیا جاسکتا ہے لیکن ذات پر مبنی مردم شماری کی بی جے پی، آر ایس ایس مخالفت کر رہی ہیں۔ وہ اس لیے مخالفت کر رہے ہیں کیونکہ ملک کے 90 فیصد لوگوں کو اصل معلومات کا علم نہیں ہے۔ لیکن ملک کے ان 90 فیصد لوگوں کے فائدے کے لیے لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں ذات پر مبنی مردم شماری کی منظوری دی جائے اور کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ہم جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ملک میں ایسی صورت حال پیدا ہوگئی ہے کہ جن کے پاس ہنر، فن اور تجربہ ہے وہ پیچھے رہ جاتے ہیں۔ ان کے بارے میں اسکول کے نصاب میں کچھ بھی نہیں ہے۔ دلتوں، پسماندہ طبقات کی تاریخ نہیں پڑھائی جاتی، ان کی تاریخ سے لوگوں کو واقفیت ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کے شعبے پر مخصوص لوگوں کا غلبہ ہے۔ غریب گھرانے کا بچہ ڈاکٹر، وکیل، انجینئر بننا چاہتا ہے لیکن ان میں سے کچھ کے خواب پورے ہوتے ہیں اور زیادہ تر لوگوں کے خواب چکنا چور ہو جاتے ہیں۔ ایسے میں بھارت سپر پاور کیسے بنے گا؟ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے رکن پارلیمنٹ شاہو مہاراج نے کہا کہ ریزرویشن کے بغیر پسماندہ سماج کی ترقی نہیں ہوگی، یہی وجہ ہے کہ راجرشی شاہو مہاراج نے 1902 میں ریزرویشن نافذ کیا تھا تاکہ سب کے لیے مساوی حقوق کو یقینی بنایا جاسکے۔ راجرشی شاہو مہاراج اور ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے درمیان بہت قریبی تعلقات تھے۔ شاہو مہاراج کی طرف سے دی گئی ریزرویشن کی پیروی ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے کی اور اس کو آئینی درجہ دیا۔ آج اسی آئین کو تباہ کیا جارہا ہے۔ شاہو مہاراج نے اپیل کی کہ رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی آئین کے محافظ ہیں اور ہمیں بھی ملک کے آئین کو برقرار رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس پروگرام میں ریاستی کانگریس کے انچارج رمیش چنیتھلا، ریاستی صدر نانا پٹولے، لیجسلیچر پارٹی کے لیڈر بالا صاحب تھورات، اپوزیشن لیڈر وجے وڈیٹی وار، سابق وزیر اعلیٰ سشیل کمار شندے، پرتھوی راج چوہان، گوا کے انچارج مانیک راؤ ٹھاکرے، ایم پی شاہو مہاراج، قانون ساز کونسل کے گروپ لیڈر ستیج عرف بنٹی پاٹل، ایم پی چندر کانت ہنڈورے، پرنیتی شندے، رجنی پاٹل، سی ڈبلیو سی کے ممبر اور ریاستی ورکنگ صدر نسیم خان، آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکریٹری بی ایم سندیپ، کنال چودھری، قاضی نظام الدین، بی وی وینکٹیش، ایم ایل اے بھائی جگتاپ، یوتھ کانگریس کے صدر کنال راؤت، این ایس یو آئی کے عامر شیخ، ریاستی نائب صدر آرگنائزیشن اینڈ ایڈمنسٹریشن نانا گاونڈے، پرتیبھا شندے، سول سوسائٹی کے اشوک بھارتی، شبیر انصاری، ڈاکٹر انل جئے ہند، سبھاش یادو، وجے ندر پال گوتم، پی ایس پاٹل اور دیگر موجود تھے۔

مہاجر مزدوروں کو راشن کارڈ کی فراہمی میں تاخیر پر سپریم کورٹ شدید برہم، کہا- 'ہمارا صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا!'

نئی دہلی: 5/ اکتوبر (ایجنسیز) ج سپریم کورٹ نے مہاجر مزدوروں کو راشن کارڈ کی فراہمی میں تاخیر پر شدید برہمی کا اظہار کیا ہے اور کہا کہ ہمارا صبر ختم ہو چکا ہے۔ جسٹس سدھانشو دھولیا اور جسٹس احسان الدین امان اللہ کی بینچ نے مرکز اور ریاستوں کو 19 نومبر تک اس مسئلے پر ضروری اقدامات کرنے کا آخری موقع دیا ہے، بصورت دیگر سکریٹریز کو ذاتی طور پر عدالت میں حاضر ہونا ہوگا۔ بینچ نے مزید کہا کہ اب مزید کوئی غفلت برداشت نہیں کی جائے گی اور حکومتی اداروں کو عدالتی حکم کی تعمیل کا آخری موقع دیا جا رہا ہے۔ سپریم کورٹ کا یہ انتباہ کورونا کے دوران مہاجر مزدوروں کی مشکلات کا از خود نوٹس لینے سے متعلق معاملہ کے حوالہ سے دیا گیا ہے۔ عدالت نے اس موقع پر مرکز کو 2021 کے عدالتی حکم کے مطابق مہاجر مزدوروں کو راشن کارڈ اور دیگر فلاحی سہولیات کی فراہمی کے احکامات پر عملدرآمد کے حوالے سے حلف نامہ داخل کرنے کا حکم دیا تھا۔ مرکز کی جانب سے پیش ہونے والی اضافی سالیسیٹر جنرل ایشوریا بھاٹی نے عدالت کو بتایا کہ انتودیہ انا یوجنا کے تحت ہر مستحق خاندان کو صرف ایک ہی راشن کارڈ جاری کیا جاتا ہے۔ اس وضاحت کے باوجود عدالت نے اپنے فیصلے پر فوری عمل درآمد کا مطالبہ کیا اور اگلی سماعت میں مزید تاخیر برداشت نہ کرنے کا عندیہ دیا۔ عدالت نے 29 جون 2021 کے اپنے فیصلے میں اور اس کے بعد کے احکامات میں حکام کو کئی ہدایات جاری کی تھیں، جس میں ان سے فلاحی اقدامات کرنے کو کہا گیا تھا، ان میں ان تمام مہاجر مزدوروں کو راشن کارڈ جاری کرنا شامل تھا جو ای شرم پورٹل پر رجسٹرڈ تھے اور کورونا وبا کے دوران پریشان تھے۔ ای-شرم مرکزی وزارت محنت اور روزگار کے ذریعہ شروع کیا گیا غیر منظم کارکنوں کا ایک جامع قومی ڈیٹا بیس (این ڈی یو ڈبلیو) ہے، جس کا بنیادی مقصد ملک بھر میں غیر منظم شعبے کے کارکنوں کو فلاحی فوائد اور سماجی تحفظ کے اقدامات کی فراہمی میں سہولت فراہم کرنا ہے۔

ہریانہ میں 1031 امیدواروں کی قسمت ای وی ایم میں بند، جموں وکشمیر کے ساتھ 8/ اکتوبر کو نتیجہ آئے گا

نئی دہلی: 5/ اکتوبر (ایجنسیز) جموں وکشمیر کے بعد ہریانہ میں بھی اسمبلی انتخاب آج انجام پذیر ہوگیا۔ ہریانہ کی 90 اسمبلی سیٹوں کے لیے آج ایک ہی مرحلہ میں ووٹ ڈالا گیا اور اس کے ساتھ ہی 1031 امیدواروں کی قسمت کا فیصلہ ای وی ایم میں بند ہوگیا۔ اب جموں وکشمیر اسمبلی انتخاب کے نتائج کے ساتھ ساتھ 8 اکتوبر کو ہریانہ اسمبلی انتخاب کے نتائج بھی برآمد ہوں گے۔ یعنی 8 اکتوبر تک مرکز کے زیر انتظام خطہ جموں وکشمیر اور ریاست ہریانہ کے اسمبلی انتخابات میں کھڑے سبھی امیدواروں کی دھڑکنیں تیز رہنے والی ہیں۔ ہریانہ اسمبلی انتخاب میں ہفتہ کے روز خبر لکھے جانے تک 50.61 فیصد ووٹنگ کی اطلاع ہے۔ چیف الیکشن کمشنر ہریانہ نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کر مطلع کیا ہے کہ ہریانہ میں ریکارڈ 50.61 فیصد ووٹ ڈالے گئے ہیں اور اس میں کچھ اضافہ کا امکان ہے، کیونکہ کچھ پولنگ بوتھ سے ووٹوں کا حتمی فیصد آنا باقی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ہریانہ میں برسر اقتدار بی جے پی تیسری مرتبہ برسر اقتدار ہونے کی کوشش کر رہی ہے، جبکہ کانگریس ایک دہائی بعد حکومت میں واپسی کو لے کر پُرامید ہے۔ سیاسی ماہرین بھی اس بار کانگریس کی کامیابی کو لے کر پیشین گوئیاں کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں، حالانکہ 8 اکتوبر کو ہی پتہ چل سکے گا کہ حکومت کس کی بنے گی۔ آج ہوئی ووٹنگ کے تعلق سے افسران نے بتایا کہ شام 6 بجے تک بیشتر پولنگ بوتھ پر ووٹنگ کا عمل انجام پا گیا۔ جن مقامات پر لوگ 6 بجے کے بعد بھی قطار بند تھے، انھیں ووٹ دینے کا موقع میسر کیا گیا۔ ریاست میں کچھ مقامات پر تشدد کی خبریں بھی سامنے آئیں۔ مثلاً نوح میں 2 امیدواروں کے حامی متصادم ہوگئے جس میں کم از کم 3 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ اسی طرح کچھ دیگر مقامات پر بھی مار پیٹ جیسے واقعات پیش آئے ہیں جنھیں سیکورٹی اہلکاروں نے فوراً ہی قابو میں کر لیا۔ ہریانہ میں اس مرتبہ اہم مقابلہ کانگریس اور بی جے پی کے درمیان بتایا جارہا ہے۔ حالانکہ آئی این ایل ڈی، جے جے پی اور عاپ جیسی پارٹیاں بھی انتخابی میدان میں کچھ کر گزرنے کے ارادے سے اتری ہیں۔ آئی این ایل ڈی نے بی ایس پی کے ساتھ اور جے جے پی نے آزاد سماج پارٹی کے ساتھ اتحاد قائم کر اپنے امیدوار اتارے ہیں۔ کچھ سیٹوں پر آزاد امیدوار بھی مضبوط پوزیشن میں دکھائی دے رہے ہیں۔ مجموعی طور پر 1031 امیدوار میدان میں تھے جن میں 101 خواتین ہیں۔ اس بار ہریانہ اسمبلی انتخاب میں 464 آزاد امیدواروں نے بھی قسمت آزمائی کی ہے۔

2
روزنامہ ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
06 Oct. 2024

اوراب ووٹ جہاد مسلمانوں کیخلاف ایک اور سازشی نظریہ

جاوید جمال الدین

ملک میں لوجہاد، لینڈ جہاد کے بعد اب ووٹ جہاد کا شوشہ چھوڑا گیا ہے، جوکہ مسمانوں کے خلاف ایک اور سازشی نظریہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے،اوت یہ شوشہ اور کسی نے نہیں بلکہ مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے چھوڑا ہے، انہوں نے اپنے عہدہ کا پاس بھی نہیں رکھا، بلکہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ نتیش رانے جیسے چھٹ بھیا لیڈروں کو کیسے حوصلہ ملتا ہے، جواپنے والد کی حیثیت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔اگر 2014 کے بعدایک سری جائزہ لیا جائے تو یہ انکشاف ہوگا کہ ایسے بیانات انتخابات کے دوران ہی دیئے جاتے ہیں۔ہریانہ میں آخری دور کی پولنگ سے پہلے یتی نرسنگھانند،نتیش رانے وغیرہ کو بے لگام اور بے زبان چھوڑ دیا جاتا ہےاور خود فڑنویس بھی پیچھے نہیں رہتے ،جبکہ ایکناتھ شندے بھی دودھ کے دھلے نہیں ہیں ،جنہوں نے لوک سبھا انتخابات سے پہلے ممبئی کے قریب کلیان شہر میں حاجی ملنگ رح کا معاملہ اٹھایا تھا۔دراصل لوک سبھا انتخابات میں مہاراشٹر میں بی جے پی کو سخت پسپائی ہوئی اور موجودہ حکومت کے خلاف عوام کی ناراضگی کئی جائزوں میں کھل کر سامنے آئی ہے ،اس لیے وقتاً فوقتاً اس طرح کے بیانات دیئے جاتے ہیں یادکوائے جاتے ہیں۔فڑنویس کے ذریعہ ’ووٹ جہاد‘ سے متعلق دیے گئے بیان پر تنازعہ پیدا ہونالازمی ہے ۔اس بیان پر سخت ردعمل سامنے ہیں اوراسے چناوی حربہ بھی قرار دیا جارہا ہے۔شیوسینا (یو بی ٹی) رکن پارلیمنٹ سنجے راؤت نے فڑنویس کے اس بیان پر حملہ آور رخ اختیار کرتے ہوئے کہا کہ وہ ملک کوتوڑنا چاہتے ہیں۔ سنجے راؤت نے ذرائع ابلاغ کے استفسار پر’ووٹ جہاد‘ سے متعلق سوال کے جواب میں فڑنویس کے سامنے ہی ایک تلخ سوال رکھ دیا۔ انھوں نے کہا کہ ’’کیا ہوتا ہے ووٹ جہاد؟ اس ملک کا شہری مسلمان، جین، ہندو، پارسی سب ہیں۔ سبھی ووٹ کرتے ہیں۔ اگر وہ بی جے پی کو ووٹ کرتے ہیں تو ٹھیک ہے؟ ووٹ جہاد کی بات ہے تو آپ (بی جے پی) مسلم خواتین کے لیے تین طلاق کا قانون کیوں لائے؟ آپ کو دیگر سماج کے لوگ ووٹ دیتے ہیں تو آپ کیا کہیں گے۔‘ سنجے راؤت اتنے پر ہی خاموش نہیں ہوئے ، انھوں نے مزید وضاحت کی کہ ’’مہاراشٹر میں گجرات کے لوگ بی جے پی کو ووٹ دیتے ہیں تو آپ کیا کہیں گے؟ کیا یہ کہیں گے کہ یہ گجراتیوں کا ووٹ جہاد ہے؟ فڑنویس جیسے لوگ ملک کوتوڑنا چاہتے ہیں۔ یہ گاندھی جی کا ملک ہے۔ اس طرح کا بیان جو دے رہے ہیں، یہ سب ان کے دماغ کا کوڑا کرکٹ ہے۔‘‘ واضح رہے کہ فڑنویس نے انتخابی حکمت عملی کے تحت اس قسم کا بیان دیا ہے۔لوجہاد کی اصطلاح دوالگ الگ مذاہب کے لڑکے لڑکی کی شادی کے لیے استعمال کی جاتی رہی ہے، جسے ہم سلاموفوبک کہہ سکتے ہیں،لیکن یہ ایک سازشی نظریہ ہے۔ جس کو ہندوتوا نظریہ کے حامیوں نے ایجاد کیا۔ان انتہا پسندوں کا دعویٰ ہے کہ مسلمان نوجوان ہندولڑکیوں کو اپنے پیار کے جال میں پھنسا کر انھیں مسلمان کر کے شادیاں کررہے ہیں،جس کا مقصد ملک میں ہندوؤں کی آبادی کا توازن بگاڑنا ہے۔اس کا سلسلہ 2000 کے عشرے میں شروع ہوا۔ اس سلسلہ نومبر 2009 میں، کیرالا کے ڈی جی پی جیکب پنوز نے کہا کہ ایسی کوئی تنظیم نہیں ہے جس کے ممبروں نے کیرالا میں لڑکیوں کو اپنی محبت کا لالچ میں مذہب تبدیلی کے ارادے سے اپنی طرف راغب کیا۔ انھوں نے کیرالہ ہائی کورٹ کو بتایا کہ انھیں موصول ہونے والی 18 میں سے 3 اطلاعات نے رجحان کے بارے میں کچھ شکوک وشبہات پیدا کیا ہے۔ تاہم، تحقیقات کے ٹھوس شواہد کی عدم موجودگی کی وجہ سے تحقیقات جاری رہی۔ دسمبر 2009 میں، جسٹس کے ٹی۔ شنکرن نے پنوز کی رپورٹ کو قبول کرنے سے انکار کردیا، انھوں نے ایک کیس ڈائری سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا تھا کہ زبردستی مذہبی تبدیلیوں کے اشارے مل رہے ہیں اور یہ پولیس رپورٹس سے واضح ہے کہ کسی خاص مقصد کے لیے خواتین کو’’کچھ فائدے‘‘ سے مذہب تبدیل کرنے کی’’اجتماعی کوشش‘‘ کی جارہی ہے۔ عدالت نے’’لو جہاد‘‘مقدمات کے دو ملزمان کی درخواست ضمانت پر سماعت کرتے ہوئے کہا کہ پچھلے چار سالوں میں اس طرح کے تین ہزار اور چار ہزار کے درمیان مذہبی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ کیرالہ ہائی کورٹ نے دسمبر 2009 میں اس معاملے کی تحقیقات پر روک لگاتے ہوئے دوملزموں کوراحت دی تھی۔ اور پولیس تفتیش پر تنقید کی تھی۔ پنسوس کے اس بیان کہ’’لو جہاد‘‘ کے وجود کے لیے کوئی حتمی ثبوت نہیں مل سکے ہیں کے بعد جسٹس ایم ایس نمبیار نے اس تفتیش کو بند کر دیا تھا۔ کرناٹک کی حکومت نے 2010 میں کہا تھا کہ اگرچہ بہت ساری خواتین نے اسلام قبول کیا تھا، لیکن انھیں اس بات پر راضی کرنے کی کوئی منظم کوشش نہیں کی گئی تھی۔ 2012 میں، مبینہ لو جہاد کے بارے میں دو سال کی تحقیقات کے بعد، کیرالہ پولیس نے اس کو’’کوئی حقیقت نہیں مہم‘‘ قرار دیا۔ پولیس مسلم تنظیموں کے جعلی پوسٹرز ملی جو نوجوانوں کو لالچ اور خواتین کو پھنسانے کے لیے رقم کی پیش کش کرتے تھے۔ اتر پردیش پولیس کو ستمبر 2014 میں لوجہاد کے چھ میں سے پانچ اہم مقدمات میں کوشش یا زبردستی مذہب تبدیل کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ پولیس نے کہا کہ بے ایمان مردوں کے ذریعہ فریب کاری واردات کے وَقفے وَقفے سے ہونے والے مقدمات کسی وسیع تر سازش کا ثبوت نہیں ہیں۔ 2017 میں، کیرالہ ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے بعد کہ ایک ہندوعورت کی مسلمان مرد سے شادی لوجہاد کی بنیاد پر غلط ہے، دراصل اس معاملہ میں مسلمان شوہر کے ذریعہ ہندوستان کی سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی گئی تھی، جہاں عدالت کے ذریعہ این آئی اے سے’’غیر جانبدارانہ اور آزادانہ‘‘شواہد کی بنا پر درخواست کی گئی، عدالت نے این آئی اے کو لو جہاد کی طرز پر قائم اسی طرح کے تمام معاملات کی تحقیقات کرنے کی ہدایت کی۔ این آئی اے نے اس سے قبل عدالت میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ یہ خیال سب سے پہلے 2009 میں ہندوستان میں قومی توجہ کا مرکز بنا، اس میں کیرالہ اور کرناٹک میں بڑے پیمانے پر مذہبی تبدیلیوں کے دعوے شامل تھے، لیکن بعد میں یہ دعوے پورے ہندوستان اور اس سے آگے پاکستان اور برطانیہ میں پھیل چکے ہیں۔ سال 2020ء میں مرکزی حکومت کے مملکتی وزیر داخلہ جی کشن ریڈی نے فروری میں لوک سبھا میں بیان دیا کہ لوجہاد کی اصطلاح کی کوئی تعریف قانون میں نہیں دی گئی ہے اوراس سے متعلق کسی بھی مرکزی ایجنسی نے کوئی بھی معاملے کی اطلاع نہیں دی ہے۔ حال میں یوپی کے بریلی میں ایک جج نے ’لو جہاد‘ تھیوری کی حمایت کی، اور مسلم نوجوان کو عمر قید کی سزا سنادی ہے۔ اس معاملے میں لڑکی کے اپنی گواہی سے دستبردار ہونے کے باوجود عدالت نے عمر قید کا فیصلہ سنایا۔ ۱۹/ستمبر کولڑکی نے بتایا تھا کہ اس کی پچھلی گواہی جھوٹی تھی اور دائیں بازو کی جماعتیں اس کے والدین پر دباؤ ڈال رہی تھیں۔ واضح رہے کہ جج دیواکر ۲۰۲۲ء میں وارانسی میں گیان واپی مسجد کے سروے کی اجازت دینے کیلئے بھی جانے جاتے ہیں۔ بریلی، اتر پردیش کی ایک عدالت کے جج نے ایک ۲۵/سالہ نوجوان اور اس کے والد کو ایک ۲۰/سالہ لڑکی کو زبردستی اسلام قبول کروانے اور ہندو شناخت اختیار کرتے ہوئے اس سے شادی کرنے کا مجرم قرار دیا اورانہیں بالترتیب عمر قید اور ۲/سال قید کی سزا سنائی۔ اس کیس میں لڑکی کے اپنی گواہی سے دستبردار ہونے کے باوجود عدالت نے یہ فیصلہ سنایا ہے۔ ۱۹/ستمبر کولڑکی نے بتایا کہ اس کی پچھلی گواہی جھوٹی تھی اور دائیں بازو کی جماعتیں اس کے والدین پر دباؤ ڈال رہی تھیں۔ لیکن عدالت نے لڑکی کے بیان میں تبدیلی کوملزم کے اثر ورسوخ سے منسوب کرتے ہوئے مسترد کر دیا۔ فاسٹ ٹریک عدالت میں جج روی کمار دیواکرنے کہا کہ یہ شخص’’لو جہاد‘‘ کا مجرم ہے۔ جج کے مطابق، لو جہاد، بنگلہ دیش اور پاکستان میں اس طرح کے معاملات کی طرز پر ملک کو کمزور کرنے کے مذموم ارادے سے کیا جارہا ہے۔ واضح رہے کہ کرناٹک ہائی کورٹ کے جج نے مسلمان بستیوں کو پاکستان کہہ دیا تھا اور سپریم کورٹ نے سخت رخ اختیار کیا۔ یہ مرض عدلیہ میں پھیلنا تشویش ناک امر ہے۔ ابھی یہ لوجہاد اور لینڈ جہاد کا شوشہ ہندوستان کی سیاست اور سماجی تانے بانے میں 2014ء سے ابھرنے والا ایک سازشی نظریہ ہے جس کی رو سے ہندوستانی مسلمان زمینوں کو جائز و ناجائز طریقوں سے زمینیں ہتھیا رہے ہیں اوران پر ذاتی ملکیت بھی قائم کر رہے ہیں اور مساجد بھی تعمیر کر رہے ہیں۔ یہ الزام مختلف وقتوں پر ملک کے پارلیمنٹ میں بھی ابھرا ہے، یہ ریاستی اسمبلیوں میں مباحثوں کا حصہ بھی بنا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ سیاسی جلسوں میں تقاریر کا بھی حصہ بنا ہے۔ اس الزام کی مدد سے سیاست دانوں کو یہ کہنے کا موقع ملا کہ ہندوستان میں ایک اقلیتی فرقہ توسیع پسندی اور مذہبی نشر و اشاعت کے لیے ہر جائز و ناجائز طریقوں کا استعمال کر رہا ہے جب کہ ملک کا امن پسند اکثریتی فرقہ خطرے میں ہے۔ اس دعوے کو مختلف مواقع پر تحقیق کے ذریعے لو جہاد کی طرح پروپیگنڈا ثابت بھی کیا جا چکا ہے۔ مشرقی دہلی سے بی جے پی کے رکن پارلیمان پرویش صاحب سنگھ نے دہلی کے لیفٹنٹ گورنر انیل بیجل کو 54 غیر قانونی تعمیرات کی فہرست جولائی 2019ء میں سونپی تھی جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ دہلی میں، خصوصاً مشرقی دہلی کے علاقے میں عوامی مقامات پر مساجد اور قبرستان بنائے جا رہے ہیں۔ تاہم دہلی اقلیتی کمیشن کے رکن اویس سلطان کی قیادت میں ایک تحقیقاتی کمیٹی نے اوائل اگست 2019ء میں تحقیق کر کے یہ ثابت کیا کہ مساجد، مزارات، قبرستان اور مدارس پر مشتمل زمینی قبضے کی پیش کردہ فہرست غیر ذمے دارانہ اور غیر سنجیدہ انداز میں تیار کی گئی ہے کہ تاکہ سماجی ماحول کو خراب کیا جا سکے۔ رپورٹ میں رکن پارلیمان کے دعوؤں کو خارج کر دیا گیا اور یہ دعویٰ کیا گیا کہ ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کے لیے کافی گنجائش موجود ہے کیونکہ انھوں نے ’’ایک مخصوص فرقے کو نشانہ بنایا تاکہ دہلی میں فرقہ وارانہ بد امنی پھیلے۔‘‘ یہ رپورٹ دہلی کے لیفٹننٹ گورنر کو بھی پیش کی گئی تھی۔ حال میں ان دونوں سے ہٹ کر ووٹ بینک کا شوشہ چھوڑا گیا ہے، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ اس کے موجد اور کوئی نہیں سینئر بی جے پی لیڈر دیویندر فڑنویس ہیں جو کہ ریاست میں نائب وزیر اعلیٰ بھی ہیں۔ گزشتہ دنوں اپنے ایک بیان میں ’ووٹ جہاد‘ کا تذکرہ کیا تھا۔ انھوں نے لوک سبھا انتخاب میں مہاراشٹر کے اندر بی جے پی کی خراب کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ’’مسلمانوں کے چندافراد کو لگتا ہے کہ ہماری تعداد بھلے ہی کم ہو، لیکن ہم منظم ووٹنگ کر کے ہندوتوا طاقتوں کو شکست دے سکتے ہیں۔‘‘ مسلم طبقہ کے ذریعہ منظم ووٹنگ کیے جانے کو ہی انھوں نے اشاروں میں ’ووٹ جہاد‘ قرار دیا تھا۔ نائب وزیر اعلیٰ اور بی جے پی لیڈر دیویندر فڑنویس کے ذریعہ ووٹ جہاد کا شوشہ چھوڑے جانے پر کانگریس پارٹی کی جانب سے ان پر سخت تنقید کی گئی ہے۔ کانگریس کے ریاستی صدر نانا پٹولے نے کہا کہ نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ جیسے آئینی عہدے پر فائز ہونے کے باوجود ایک سماج کو نشانہ بنانے پر دیویندر فڑنویس کو مستعفی ہوجانا چاہئے۔ خیال رہے کہ لوک سبھا کے انتخابات میں جمہوریت پسند عوام، اقلیتی طبقے اور خصوصاً مسلمانوں نے جس طرح متحد ہوکر فرقہ پرست طاقتوں کے خلاف ووٹ کیا اور ان کے دانت کھٹے کئے گئے تھے، اس کا درد آج تک وہ طاقتیں بھلا نہیں پائی ہیں ۔ واضح رہے کہ لوک سبھا انتخابات میں مہا وکاس اگھاڑی کے امیدواروں کو اکثریت ووٹ ملنے کے سبب بی جے پی جس کے مہاراشٹر سے گزشتہ لوک سبھا الیکشن میں ۲۳/اراکین پارلیمان چن کر آئے تھے وہ اس مرتبہ محض ۹/ ایم پی پر سمٹ گئی ہے۔ بی جے پی کے اسی مخالف ووٹوں کو دیویندر فڑنویس ’ووٹ جہاد‘ قرار دے رہے ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے فرقہ پرستی کو بڑھاوا دینے والا بیان دیا تھا اور بی جے پی کے خلاف دیئے گئے ووٹوں کو’ ووٹ جہاد‘ کا نام دیا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ ’’ لوک سبھا الیکشن میں ’ووٹ جہاد‘ دکھائی دیا۔ متحدہ طور پر ووٹ ڈال کر ہندوتوا وادیوں کو ہرایا جاسکتا ہے۔ کانگریس کے ریاستی صدر نانا پٹولے نے کہا کہ ’’دیویندر فڑنویس ریاست کے نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ بھی ہیں۔ ایسے آئینی عہدے پر فائز ہونے والے شخص کو کھلے عام کسی مخصوص سماج کو نشانہ بنانا اور اسے برا بھلا کہنا آئین کے خلاف ہے۔ لہٰذا ہمارا مطالبہ ہے کہ دیویندر فڑنویس کو عوام سے معافی مانگنا چاہئے اور اپنے عہدے سے استعفیٰ دینا چاہئے۔ اس ضمن میں قانون ساز اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر وجے وڈیٹیوار نے کہا کہ ’’بی جے پی کو جہاد، ہندو/ مسلمان، بھارت/ پاکستان، مندر اور مسجد ان کا استعمال کرتے ہوئے فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرنے والے بیان دینے ہی پڑتے ہیں۔ اس کے بغیر انہیں ووٹ نہیں ملیں گے۔ اگر اس طرح کی اشتعال انگیزی وہ نہیں کریں گے تو ان کے امیدواروں کے ضمانت تک ضبط ہو جائیں گے۔ اپوزیشن لیڈر نے مسلمانوں کی ستائش کی کہ انہوں نے صبر وتحمل سے کام لیا اور اشتعال دلانے کی سازش کو ناکام بنادیا۔ وجے وڈیٹیوار نے اقلیتی فرقے کو صبر کی تلقین ہے۔

جب انڈین سپریم کورٹ نے ایک دلت طالب علم کے یونیورسٹی میں داخلے کا خواب ٹوٹنے سے بچایا

نیاز فاروقی، امت سینی

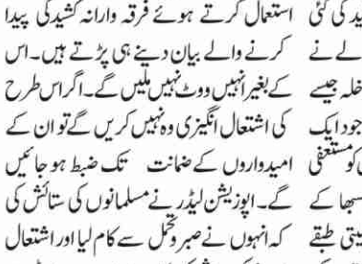

ہر سال انڈیا میں لاکھوں طالبعلم انڈین انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (آئی آئی ٹی) میں داخلے کے لیے سر توڑ کوشش کرتے ہیں۔ ملک بھر میں آئی آئی ٹی کے 23 کالجز قائم ہیں جہاں داخلہ پانا بے شمار انڈین سٹوڈنٹ کا خواب ہوتا ہے۔ اس کے لیے لاکھوں طالبعلم مہینوں پہلے تیاری شروع کر دیتے ہیں۔ ہر طالبعلم کے پاس آئی آئی ٹی کا داخلہ ٹیسٹ دینے کے صرف دو مواقع ہوتے ہیں۔ اس سال جب مظفر نگر سے تعلق رکھنے والے 18 سالہ اتُل کمار نے آئی آئی ٹی کا داخلہ امتحان دیا تو یہ ان کا دوسرا اور آخری موقع تھا۔ داخلہ امتحان کی تیاری کے لیے انھوں نے قریبی شہر میں پسماندہ گھرانوں سے تعلق رکھنے والے طلبا کے لیے قائم ایک مفت کوچنگ سینٹر میں داخلہ لیا۔ جون میں جب انھیں پتہ چلا کہ انھوں نے ٹیسٹ کلیئر کر لیا ہے اور وہ آئی آئی ٹی دھنباد میں داخلے کے اہل ہیں تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ لیکن ان کی جدوجہد ابھی ختم نہیں ہوئی تھی، یہ تو محض آغاز تھا۔ اگلا چیلنج تھا آن لائن داخلہ فیس جمع کروانا۔ کمار فیملی کا تعلق دلت برادری سے ہے جو انڈیا کے ذات پات کے درجہ بندی میں سب سے نیچے ہے اور ملک کے سب سے پسماندہ طبقوں میں سے ایک ہے۔ ان کے گھر والوں کے لیے 17,500 انڈین روپے ایک بڑی رقم تھی۔ اتُل کے والد راجیندر کمار ایک مزدور ہیں جن کی ایک دن کمائی ساڑھے چار سو انڈین روپے ہے جبکہ ان کی والدہ گھر میں چار پائیاں بنتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود راجیندر نے ہمت نہیں ہاری کیونکہ ان کے لیے اپنے بچوں کی پڑھائی سے زیادہ کچھ اہم نہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ اس سے قبل وہ اپنے بڑے بیٹے کی پڑھائی کی خاطر اپنا گھر بھی بیچ چکے ہیں۔ اتُل کے دو بڑے بھائی معروف کالجوں سے انجینیئر نگ کی پڑھائی کر رہے ہیں جب کہ تیسرے بھائی مظفر نگر کے ایک کالج سے بیچلر کی ڈگری حاصل کر رہے ہیں۔ راجیندر کہتے ہیں کہ اگر ضرورت پڑتی تو وہ دوبارہ اپنا گھر بیچنے سے نہیں ہچکچاتے۔ جب اتُل نے امتحان پاس کیا تو ان کے والد نے ایک مقامی ساہوکار سے مدد مانگی۔ لیکن فیس جمع کروانے کی ڈیڈ لائن ختم ہونے سے محض دو گھنٹے قبل اس شخص نے رقم دینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد راجیندر نے اپنے دوستوں سے رجوع کرنا شروع کیا جنھوں نے فوراً 14000 روپے جمع کر کے دے دیے۔ بقیہ 3,500 روپے راجیندر نے اپنی جمع پونجی سے نکال کر پورے کیے۔ انھوں نے جلدی سے وہ رقم اپنے بڑے بیٹے کے بینک اکاؤنٹ میں جمع کروا دی، جب کہ اتُل نے داخلہ کی کارروائی پورا کرنے کے لیے کالج کے آن لائن پورٹل پر لاگ ان کیا۔ اب ان کا مقابلہ وقت سے تھا کیونکہ اب ایڈمیشن کنفرم کرنے کے لیے تین منٹ سے بھی کم وقت رہ گیا تھا۔ راجیندر کہتے ہیں کہ انھوں نے کئی منٹوں کا کام تین منٹ میں مکمل کرنے کی کوشش کی۔ مگر ان کے بقول آخری وقت میں پورٹل نے کام کرنا بند کر دیا اور اتُل کی ڈیڈ لائن مس ہوگئی۔ اس بات سے ان سب کو اتنا صدمہ پہنچا کہ پورے گھر والوں نے 24 گھنٹے تک نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ اتُل نے جس کوچنگ سینٹر میں داخلہ امتحان کی تیاری کی تھی انھوں نے آئی آئی ٹی دھنباد سے رجوع کیا۔ لیکن اتُل کا دعویٰ ہے کہ کالج نے ان کی کچھ بھی مدد نہیں کی۔ اس کے بعد کمار خاندان نے متعدد حکام کو ای میلز لکھیں، عدالت سے بھی رجوع کیا لیکن کہیں بات نہیں بنی۔ اب ان کی آخری امید انڈین سپریم کورٹ سے تھی۔ 2021 میں انڈین عدالتِ عظمیٰ آئی آئی ٹی بمبئی کو ایک ایسے دلت طالب علم کو داخلہ دینے کا حکم دیا تھا جو مالی اور تکنیکی مشکلات کی وجہ سے وقت پر اپنی داخلہ فیس ادا نہیں کر سکا تھا۔ اتُل اور ان کے والد نے اس طالب علم سے رابطہ کیا جس نے ان کا رابطہ اس وکیل سے کروا دیا جس نے ان کا مقدمہ لڑا تھا۔ دورانِ ساعت آئی آئی ٹی دھنباد نے سپریم کورٹ میں دلیل دی کہ اتُل نے 3 بجے ادائیگی کے پورٹل پر لاگ ان کیا تھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے آخری وقت پر فیس ادا کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ ان کا مزید کہنا تھا یاد دہانیوں کے لیے اتُل کو متعدد بار ٹیکسٹ پیغامات بھی بھیجے گئے تھے۔ عدالت نے آئی آئی ٹی سے استفسار کیا کہ وہ اتُل کو داخلے دینے کے اتنے مخالف کیوں ہیں۔ سپریم کورٹ کا کہنا تھا بظاہر ایسی کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی کہ اگر درخواست گزار کے پاس وسائل ہوتے تو وہ وقت رقم ادا نہ کرتے۔ بالآخر عدالت نے آئی آئی ٹی دھنباد کو موجودہ بیچ میں اتُل کے لیے ایک اضافی سیٹ نکالنے کا حکم دیا۔ انڈیا کے چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے اتُل کی تعلیم کے لیے نیک تمناؤں اظہار کیا۔ ’آل دا بیسٹ، محنت کرنا!‘

نرسنگھانند کو این ایس اے لگا کر جیل میں ڈالا جائے۔ تنظیم علماء اہلسنت بھیونڈی

نبی اکرم ﷺ کی توہین کر کے نرسنگھانند ملک کا ماحول خراب کرنے کی کوشش کر رہا ہے

نرسنگھانند جو اپنی بدزبانی کے لئے مشہور ہے ایک بار پھر اس نے حضرت محمد ﷺ کی شان میں شدید گستاخی کر کے ایک بار پھر مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے اپنے ایک ویڈیو بیان میں نرسنگھانند ہندوں سے اپیل کر رہا ہے اس بار نو راتری کے تہوار پر آپ راون کی جگہ معاذ اللہ محمد کا پتلا جلاو اور اس نے ہمارے نبی کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے کہتا ہے کی جس نے ہندو کی ماں بہن بیٹیوں کا قتل کیا اسی طرح کئی نازیبا کلمات نبی کی شان میں گستاخی کی۔ ہم اپنی زبان سے بیان کرنا بھی گناہ سمجھتے ہیں اسی کو لیکر بھیونڈی کے بھوئی واڑہ پولیس اسٹیشن میں گستاخ یتی نرسنگھانند کے خلاف ایف آر درج کی گئی۔ اس سلسلے میں تنظیم علما اہلسنت ورضا اکیڈمی شاخ بھیونڈی کے وفد نے بھیونڈی کے ڈی سی پی جناب موہن دہیکر صاحب سے ملاقات کی اور انکے بتایا کی آپ لوگ ایف آئی آر درج تو کر لیتے ہیں پر کوئی گرفتاری نہیں ہوتی گستاخ نرسنگھانند گستاخی کرنے کے بعد آزاد گھومتا ہے کورٹ سے بھی اس کی ضمانت جلد ہوجاتی ہے جس سے اس کی ہمت بڑھتی ہے اگر آپ لوگ قانونی کاروائی کرے تو کسی کیا مجال کی مسلمانوں کے خلاف زہر اگلے اور ہر بار نبی کی شان میں گستاخی کرنے کی جرأت نہ کریں۔ کل جیسے ہی یہ کلپ بھیونڈی والوں تک پہنچی لوگوں میں سخت غم وغصہ پیدا ہو گیا مسلمانوں کی سخت دل آزاری ہوئی ہے اس لیے آپ اس پر فوراً کاروائی کیجیے۔ اور این ایس اے کے تحت نرسنگھانند کو جیل میں ڈالا جائے۔ ڈی سی پی صاحب وفد کو یقین دلایا ہے کی اس پر سخت سے سخت قانونی کاروائی کی جائے گی۔ تنظیم علماء اہلسنت بھیونڈی نے یہ عزم کرلیا ہے کہ نرسنگھانند جیسے گستاخ نبی گستاخ قرآن واسلام کو جو آیے دن اپنی یاوہ گوئی سے مسلمانوں کی دل آزاری کرتا رہتا ہے اسے اب ہر حال میں جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھیجا جائے گا اگر بھیونڈی پولیس نے اس سلسلے میں تعاون نہیں کیا تو ہم کورٹ کے ذریعے کوشش کریں گے۔ اس وفد میں مولانا شمشاد نوری، مولانا شاہ نواز، مولانا علی حسین ہاشمی، مولانا ذیشان رضوی، مولانا ارشد نقشبندی، مولانا مبارک حسین، مولانا نور سعید، مولانا توحید، مولانا مخدوم و دیگر اراکین حاجی شکیل، اعجاز شیخ، انیس اختر، ایڈوکیٹ منال انصاری، صدام قریشی، زاہد مختار، ابراہیم بھائی، سمیر خادم شامل تھے۔

انڈیا نے ٹیسٹ کرکٹ میں تاریخی زوال کو عروج میں کیسے بدلا؟

تقسیم برصغیر سے قبل انڈین ٹیم نے اپنا پہلا میچ 1932 میں لندن میں لارڈز کے تاریخی میدان میں کھیلا تھا۔ اس وقت انڈیا کی ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے کی کچھ اور ہی اہمیت تھی تاہم حال ہی میں بنگلہ دیش کے خلاف ٹیسٹ میچ جیت کر انڈین کرکٹ ٹیم نے ایک نئی تاریخ رقم کی ہے۔ گذشتہ مہینے چنئی میں بنگلہ دیش کو شکست دینے کے بعد ٹیسٹ کرکٹ میں انڈیا کی مجموعی فتوحات کا نمبر شکستوں سے زیادہ ہو گیا ہے۔ انڈیا اب تک 580 ٹیسٹ میچ کھیل چکا ہے، جس میں سے اس نے 179 میچ جیتے ہیں جبکہ 178 ہارے ہیں۔ کھیلوں کے نامہ نگار سوریش مینن نے انڈیا کے ٹیسٹ کرکٹ کے قابل ذکر سفر کو قلم بند کیا ہے۔ سوریش مینن لکھتے ہیں کہ کھیل کی دنیا میں جب بھی کوئی اہم تبدیلی آتی ہے تو اس کے پیچھے عام طور پر ٹیم کا سب سے بہترین کھلاڑی ہوتا ہے۔ اس تبدیلی کو کامیاب بنانے میں ٹیم کے باقی کھلاڑی اس کا ساتھ دیتے ہیں تاہم ان کی کارکردگی ان کے جتنی اچھی نہیں ہوتی۔ سنہ 1958 اور 1970 کے درمیان برازیل نے چار فٹبال ورلڈ کپوں میں سے تین جیتے۔ ان فتوحات کے پیچھے ایسے ہی ایک کھلاڑی پیلے کا ہاتھ تھا۔ اسی طرح جب سچن تندولکر انڈین ٹیم میں شامل ہوئے تو انڈیا کی کرکٹ ٹیم کی قسمت ہی بدل گئی۔ تاہم ان کا ساتھ دینے والے سپورٹنگ ایکٹرز نے بھی ٹیم کی قسمت چمکانے میں ان کا ساتھ دیا تھا۔ ان کھلاڑیوں میں انیل کمبلے، وی وی ایس لکشمن، ظہیر خان، راہل ڈراوڈ، ویریندر سہواگ، جواگل سری ناتھ، ہربھجن سنگھ اور ایم ایس دھونی شامل ہیں۔ جب نومبر 1989 میں سچن تندولکر نے انڈیا کی قومی ٹیم کے لیے ڈیبیو کیا تب تک انڈیا نے کل 257 ٹیسٹ میچز میں سے صرف 43 ٹیچ میچز جیتے تھے جبکہ دگنے ہارے تھے۔ اس کے علاوہ میچز بے نتیجہ رہے تھے۔ تاہم تندولکر کے دور میں انڈیا نے کل ملا کے 217 ٹیسٹ میچز کھیلے جن میں سے 78 میچز جیتے جبکہ 60 ہار گئے اور ڈرا ہونے والے میچز کی تعداد 79 تھی جو کہ ایک معنی خیز تعداد تصور کی جاتی تھی۔ ان میں سے صرف سات فتوحات جنوبی افریقہ، آسٹریلیا، نیوزی اور انگلینڈ کے خلاف تھیں۔ ان ممالک کی ٹیموں کے خلاف میچز ڈرا ہونا بھی اپنے آپ میں ایک کامیابی سمجھی جاتی تھی۔ یہی نقطہ نظر اپنا کر انڈیا نے بین الاقوامی سطح پر کرکٹ کھیلنی شروع کی۔ اس دوران قومی سطح پر بھی کرکٹ میں تبدیلیاں آ رہی تھیں۔ سوروگانگولی اور ایم ایس دھونی کی قیادت میں ٹیم کے لیے نئے کھلاڑی ڈھونڈنے کا طریقہ کار بھی بدل رہا تھا۔ روایتی سینٹروں سے باہر ہنر مند کھلاڑیوں کی تلاش کی جا رہی تھی۔ اگر آپ اچھی کرکٹ کھیلتے تھے تو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ آپ کا تعلق کہاں سے ہے۔ آپ کو موقع دیا جاتا تھا۔ بڑی بات یہ تھی کہ یہ سب کچھ اس پس منظر میں ہو رہا تھا جب کرکٹ بورڈ اور دیگر مقامی انتظامیہ اپنے سیاسی مفاد کو فوقیت دے رہی تھیں۔ سنہ 2013 میں تندولکر نے ریٹائرمنٹ لے لی۔ اس کے بعد سے انڈیا نے کل 106 ٹیسٹ میچز کھیلے اور 58 ٹیسٹ میچز جیتے جبکہ 29 ٹیسٹ میچز میں شکست کا سامنا کیا۔ تاہم صرف 19 میچز بے نتیجہ رہے جو کہ حیرت انگیز تعداد ہے۔ یکے بعد دیگرے انڈیا نے آسٹریلیا کے خلاف ٹیسٹ میچ سیریز جیتیں۔ کرکٹ کے میدان میں انڈیا نے آسٹریلیا کے جارحانہ اور پراعتماد کھیل کے انداز کا بھرپور مقابلہ کیا۔ اب کرکٹ محض ایک کھیل نہیں بلکہ ایک اعصابی جنگ بن چکی تھی۔ وراٹ کوہلی میں ٹیسٹ کرکٹ جیتنے کا جنون تھا اور یہی جنون ٹیم کے باقی کھلاڑیوں میں پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ 2014 میں آسٹریلیا کے شہر ایڈیلیڈ میں انھوں نے بطور کپتان اپنے کیریئر کا پہلا میچ کھیلا۔ انڈیا کو 364 رنز بنانے کے ہدف ملا تھا۔ میچ اس طرح بھی کھیلا جا سکتا تھا کہ ڈرا ہو جائے لیکن انڈین ٹیم نے اسے جیتنے کی سرتوڑ کوشش کی۔ تاہم انڈیا 48 رنز سے یہ میچ ہار گیا اور یہ سیریز بھی۔ جس انداز سے کوہلی نے ٹیم کی قیادت کی اس نے ٹیسٹ کرکٹ کی جانب ایک نئے طرز عمل کو جنم دیا۔ کوہلی نے انڈیا کے زیادہ تر ٹیسٹ میچز کی کپتانی کی۔ انھوں نے بطور کپتان 68 میچز کھیلے۔ ٹیم کی کارکردگی دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا کہ کوہلی کو ٹیسٹ میچ ڈرا ہونے سے الرجی ہے۔ ٹیسٹ کرکٹ کو لے کر ان کی اس سوچ کا مطلب تھا کہ انڈیا ٹیسٹ میچ صرف جیتنے کے لیے کھیلتی تھی۔ اس میں شکست کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ کوہلی کی قیادت میں صرف 16 فیصد ٹیسٹ سیریز بے نتیجہ رہے جو کہ تاریخ کے ٹاپ چھ کپتانوں میں سب سے کم شرح ہے۔ یہاں تک کہ ویسٹ انڈیز کے کپتان کلائیو لائیڈ کے بھی 35 فیصد ٹیسٹ میچز ڈرا ہوئے تھے۔ کوہلی کے ارد گرد ایک باصلاحیت گروپ تھا چیتیشور پجارا، اجنکیا رہانے، روی چندرن اشون، ایشانت شرما، رویندر جڈیجہ، کے ایل راہول۔ ایک بار پھر، کھلاڑیوں کو روایتی مراکز سے باہر دریافت کیا گیا۔ کوہلی کے ارد گرد باصلاحیت کھلاڑی موجود تھے۔ ان میں چیتیشور پجارا، اجنکیا رہانے، روی چندرن ایشون، ایشانت شرما، رویندر جڈیجا، کے ایل راہل شامل تھے۔ کھلاڑیوں کو روایتی کرکٹ اکیڈمیز اور لیگز کی بجائے دیگر ذرائع سے ڈھونڈا گیا تھا۔ سوچ میں مزید بدلاؤ یہ آیا کہ انڈیا نے ٹیسٹ کرکٹ کو لے کر پرانے طریقہ کار اور نظریات کی سختی سے پیروی کرنا چھوڑ دی۔ کرکٹ کھیلنے کے سٹائل سے زیادہ کرکٹ کتنے موثر انداز سے کھیلی جا رہی ہے اسے زیادہ اہمیت ملنا شروع ہو گئی۔ جسپریت بمرا جنھوں نے قومی سطح سے بین الاقوامی کرکٹ کھیلنے کا سفر بہت تیزی سے طے کیا اور آج جنھیں انڈیا کے فاسٹ بولرز میں شمار کیا جاتا ہے، ماضی کی نسل میں شاید انھیں کھیلنے کا موقع نہ دیا جاتا۔ وہ غیر روایتی طریقے سے کرکٹ کھیلتے ہیں۔ شاید ماضی کے کوچز انھیں کسی اور شعبے میں جانے کی تجویز دیتے۔ تاہم بیرون ممالک میں انڈیا کی ٹیسٹ میچز میں شکست کرکٹ بورڈ کی نظر میں آنے لگی۔ 2011 اور 2012 کے درمیان چھ ماہ کی مدت میں انڈین ٹیم آسٹریلیا اور برطانیہ کے خلاف تمام میچز ہار گئی۔ تاہم انڈین کرکٹ ٹیم کی وہ ’سنہری نسل‘ اب ریٹائر ہونا شروع ہو گئی تھی۔ قومی سطح پر جو کرکٹ کھیلی جا رہی تھی اس پر کافی تنقید ہوئی۔ پھر کرکٹ بورڈ نے فیصلہ کیا کہ بولرز کے لیے مناسب پچ تیار کی جائے اور ہدایت جاری کی کہ پچز تیار کرتے وقت تین سے آٹھ ملی میٹر تک گھاس چھوڑ دی جائے۔ اس دوران انڈیا کے سامنے دو نتیجے آئے۔ انڈیا نے نا صرف فاسٹ بولرز دریافت کیے بلکہ ایسی پچ بنائی جسے انڈین بلے بازوں کو بھی فاسٹ بولر کا ڈٹ کر سامنا کرنا آ گیا۔ بیرون ممالک میں تسلسل سے میچز میں فتح حاصل کرنے کے لیے فاسٹ بولرز کی ضرورت تھی۔ عام طور پر یہی دیکھا گیا کہ انڈیا کے بیٹسمن فاسٹ بولرز کے آگے کمزور تھے۔ 1952 میں مانچسٹر میں ایک ٹیسٹ میچ میں انڈین ٹیم دونوں اننگز میں آل آوٹ ہو گئی تھی، ایک مرتبہ 58 رنز پر اور دوسری مرتبہ 82 رنز پر کیوں کہ فاسٹ بولرز فریڈ ٹرومین اور الیک بیڈسر نے اپنی گیند بازی سے پوری بیٹنگ لائن کو تباہ کر دیا تھا۔ 1974 میں لارڈز میں ٹیسٹ میچ کھیلتے وقت انڈین ٹیم نے محض 42 رنز بنائے۔ اننگ اتنی تیزی سے ختم ہوئی کہ انتہائی مضحکہ خیز کارٹون سپورٹس حلقوں میں گردش کرنے لگا۔ کارٹون میں ایک عورت اپنے شوہر سے کہہ رہی ہوتی ہے کہ وہ ٹوائلٹ گئے تھے تو اس ڈین اننگز شروع ہوئی تھی۔ جب وہ باہر نکلے تو اننگز ختم ہو چکی تھی۔ تاہم 2020 میں جب انڈیا 36 رنز بنا کر آوٹ ہو گئی تب ایسا کوئی کارٹون نہیں بنا۔ اسے نہایت ہی عجیب و غریب اننگز کے طور پر دیکھا گیا جس میں ہر اچھی گیند پر ایک وکٹ گری تھی اور مشکل سے ہی ایسی کوئی گیند تھی جس پر شاٹ کھیلا جا سکے۔ اتنی خراب کارکردگی کا سامنا کرنے اور شکست کو برداشت کرنے کے لیے ایک الگ ہی قسم کی خوداعتمادی درکار تھی۔ تاہم اسی خوداعتمادی کی وجہ سے انڈیا نے اگلے دونوں ٹیسٹ میچز جیتے اور اسی کے ساتھ پوری سیریز پر بھی فاتح ثابت ہوئے۔ 2002 اور 2004 میں ایک وقت تھا جب انڈیا نے پورٹ آف سپین، لیڈز، ایڈیلیڈ، ملتان اور راول پنڈی میں منعقد ٹیسٹ میچز جیتے تاہم سیریز انھوں نے صرف پاکستان میں جیتی تھی۔ مشہور زمانہ مصنف ڈیوڈ فریتھ کا خیال تھا کہ اس وقت انڈیا کے پاس کھیل کی تاریخ کی بہترین ٹاپ چھ بیٹنگ لائن اپ تھیں۔ ان میں ادا بھی تھی اور طاقت بھی۔ تاہم اس ٹیم کی ایسی کارکردگی نہ تھی جس کی ان سے امید تھی۔ یہ بھی انڈین کرکٹ کی ایک ستم ظریفی تھی کہ ان کے سب سے مشہور کھلاڑی اس طرح حاوی نہیں ہو پائے جس طرح انھیں ہونا چاہیے تھا۔ لیکن حالیہ انڈین ٹیم میں بہت دم ہے۔ ایڈیلیڈ میں 36 اور لیڈز میں 78 رنز بنا کر کھلاڑیوں کا کرکٹ کی جانب رویہ سامنے آ گیا کہ وہ شکست کو دل پر نہیں لیتے اور صرف جیت کو یاد رکھتے ہیں۔ انفرادی طور پر بھی یہ ایک غیر معمولی خصوصیت ہے اور ٹیم میں اس خصوصیت ک ہونا اور بھی نایاب ہے۔ ماضی میں انڈیا کی ٹیم میں ایسے غیر معمولی صلاحیت والے کھلاڑی ہوتے تھے جن کے کندھوں پر بھاری ذمہ داری ہوتی تھی۔ اگر سنیل گواسکر آوٹ ہو جاتے تو ایسا لگتا کہ آدھی ٹیم آوٹ ہو گئی۔ اگر مخالف ٹیم انڈین سپنرز کو کھیلنے میں کامیاب ہو جاتی تو اس وقت تک کوئی امید نہ رہتی جب تک کپل دیو کی واپسی نہ ہو جاتی اور اگر کسی روز ان کا برا دن ہوتا، تو صورتحال مزید خراب ہو جاتی۔ سنہ 1960 کی دہائی میں انڈیا نے غیر ملکی دوروں پر صرف ایک سیریز جیتی اور وہ بھی نیوزی لینڈ میں۔ اس سے انڈیا کو اپنی کرکٹ ٹیم کو یہ معلوم ہوا کہ سپن بولنگ ہی ان کی طاقت ہے۔ انڈیا کی کرکٹ ٹیموں کی اس جنریشن کی کپتانی نواب منصور علی خان پٹودی کر رہے تھے اور جس جذبے کے ساتھ وہ کھیلا کرتے تھے، وہ اپنے آپ میں ایک انتہائی اہم امر تھا۔ یہ اتنا ہی ضروری تھا جتنی انڈیا کی تسلسل کے ساتھ اچھی کارکردگی دکھانے میں سچن تندولکر کی بیٹنگ اہم تھی۔ یہ سب کوہلی کی سربراہی میں سامنے آنے والے پیشہ وارانہ کرکٹرز کے سامنے آنے سے پہلے کی بات ہے۔ جب انڈیا پہلی بار نمبر ون ٹیسٹ ٹیم بنی تو انھوں نے آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، یا سری لنکا میں کوئی سیریز نہیں جیتی تھی۔ اب صرف جنوبی افریقہ ہی وہ ملک ہے جہاں انڈیا تا حال ٹیسٹ سیریز نہیں جیت پایا۔ انڈین کرکٹ تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے اور اب ہم حالیہ ستاروں کی ریٹائرمنٹ قریب آتی دیکھ رہے ہیں جیسے وراٹ کوہلی، روہت شرما، روی چندرن اشون اور رونڈرا جڈیجا۔ رشبھ پنت، بمرا، شبمن گل، یشوی جیسوال، سمیت متعدد ابھرتے ہوئے کھلاڑیوں نے اپنا لوہا منوا لیا ہے۔ اب انڈیا کی اگلی سیریز نومبر میں آسٹریلیا کے خلاف ہے اور اچانک تمام دباؤ آسٹریلیا پر ہے۔ تندولکر جنریشن نے ایک مضبوط بنیاد رکھ دی تھی اور اب کوہلی اور شرما کی جنریشن اسے مزید مضبوط بنانے میں کامیاب ہوئی ہے۔ چنئی ٹیسٹ کے بعد انڈیا کی فتوحات اس کی شکستوں سے زیادہ ہو گئی ہیں، 580 ٹسیٹ میچوں میں 179 فتوحات اور 178 شکستیں۔ یہ اس بات کا عددی ثبوت ہے کہ ہم کرکٹ کے نئے انڈین دور میں جی رہے ہیں۔

(بی بی سی اُردو)

ملت اسلامیہ کی کامیابی کا واحد راستہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے کرنا: مولانا عبدالحفیظ اسلامی

حیدرآباد، 5/اکتوبر (پریس ریلیز) ملت اسلامیہ کی کامیابی کا واحد راستہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہنے اور متقیوں والے شب وروز گزارتے ہوئے اتحاد واتفاق سے زندگی بسر کرنے میں ہے، اسکے سوا کوئی اور سبیل باقی نہیں ہے ۔ان خیالات کا اظہار مولانا محمد عبدالحفیظ اسلامی، سینئر کالم نگار و آزاد صحافی؛ مسجد صالحہ قاسمؒ ہاشم آباد میں کیا۔ ملت میں پائے جانے والا التفرقہ اللہ کی رسی یعنی اسکی کتاب اور اسکی بھیجی ہوئی شریعت سے روگردانی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ مولانا اسلامی نے فرمایا کہ نوع انسانی کی کامیابی ہمیشہ سے ایک ہی چیز میں رکھی گئی !، وہ یہ کہ اللہ تعالی کی ہدایات اور اسکے انبیاءؑ کی لائی ہوئی تعلیمات پر من عن عمل پیرا ہوجانا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات اپنے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر دیگر بہت ساری نصیحتوں کے علاوہ خاص طور پر یہ بھی ارشاد فرمایا کہ دیکھو میں تمہارے درمیان 2 چیزیں چھوڑے جارہا ہوا سے مضبوطی سے تھامیں رکھنا کبھی گمراہ نہیں ہونگے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری چیز میری سنت !!!۔ مولانا نے یہ بات بھی بتائی کہ آج ملت میں اتحاد کا ہر شخص خواہشمند ہے منبر ومحراب سے لیکر گلی کوچوں میں تک اتحاد ملت پر بولنے والے او راتفاق کی خواہش رکھنے والے مل جاینگے لیکن اب ایسا محسوس ہوتا ہیکہ اس سلسلہ میں عملی طور پر کوئی گروہ آگے بڑھ کر مخلص ہوکر اقدام کرنے اور اپنی انا کی قربانی دینے تیار نہیں۔ آخر میں مولانا اسلامی نے اس بات کی تلقین فرمائی کہ اگر ہم اب بھی اپنی روش نہیں بدلیں تو اللہ تعالی کی رحمت سے اور بھی دور ہوتے چلے جائں گے جسکے نتیجہ میں ؛ ہمارا معاشرہ میں کوئی وقار باقی رہے گا اور نہ ہی ہمارا وزن محسوس کیا جائے گا۔ آج عالم اسلام پر باطل پرست لوگ بھوکوں کی طرح ٹوٹ پڑے ہیں اور نوالہ تر سمجھتے ہوئے مسلمانوں کو نگل رہے ہیں، انکی بستیوں کو اجاڑ رہے ہیں ؛ پچھلے ایک برس سے زیادہ ہو چکا فلسطین ودیگر ملکوں کے مسلمانوں پر جو کچھ ہو رہا ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت حب الدنیا وکراہیت الموت کے مرض میں مبتلا ہوچکی ؛ اپنے بھائیوں کو جان بوجھ کر حالات کے رحم وکرم پر چھوڑ دی۔ لہذا ہم اللہ کے اس احسان کو یاد رکھیں جس نے ہمیں ایمان جیسی نعمت سے سرفراز فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی مبارک ہستی کو ہماری رہنمائی کے لیے مبعوث فرمادیا اور دولت سے مالا مال کیا کئی ملکوں میں حکومت عطا کی اگر ہم اسکی نا قدری کریں تو اسکی سزاء ہمیں مختلف شکلوں میں بھگتنا پڑے گا، باطل قوتوں کو ہمارے سر پر سوار کیا جانا بھی ایک طرح سے عذاب ہی کی ایک شکل ہے۔

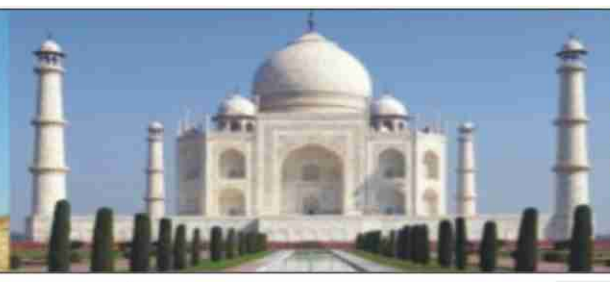

یتی نرسنگھانند کے ذریعہ حضور ﷺ کی شان میں گستاخی ناقابل برداشت ہے

اس گستاخ کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ کوئی دوسرا شخص اس قسم کی جرأت نہ کرسکے۔ مولانا ندیم صدیقی کا مطالبہ

ممبئی:5/اکتوبر2024(پریس ریلیز) جمعیۃ علماء مہا راشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی نے ڈاسنا دیوی مندر، غازی آباد(یوپی) کے مہنت یتی نرسنگھانند سرسوتی کی جانب سے شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں توہین آمیز اور انتہائی دل آزار ہفوات بکنے اور اہانت رسول ﷺ کے ارتکاب کو انتہائی شرمناک اور افسوسناک بتاتے ہوئے کہا کہ یتی نرسنگھانند نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرکے ناقابل معافی جرم کا ارتکاب کیا ہے اس لئے اس گستاخ کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ کوئی دوسرا شخص اس قسم کی جرأت نہ کرسکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس گئے گذرے دور میں کوئی بھی مسلمان چاہے وہ کہیں کا ہو کسی بھی زبان وعلاقے کا کتنا گناہ گار کیوں نہ ہو وہ سب کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کو ہرگز یہ برداشت نہیں کرسکتا، یتی نے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرکے مسلمانوں کے جذبات واحساسات کو مجروح کیا ہے اس لئے صرف اس کی گرفتاری کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ ایسے مجرم کو قرار واقعی سزاء دی جائے تاکہ گستاخی کرنے والے دیگر لوگوں پر بھی لگام لگ سکے۔ مولانا ندیم صدیقی نے مزید کہا کہ جمعیۃ علماء ہند کا ہمیشہ سے یہ مطالبہ رہا ہے کہ تمام پیشوایان مذہب کی حرمت وعظمت کی حفاظت کے لیے ایک قانون وضع کیا جائے جس سے اس قسم کی فتنہ انگیزیوں کا سد باب ہوسکے، ہم مرکزی حکومت سے ایک بار پھر مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ صورت حال کی نزاکت کو سمجھے اور اس سلسلے میں سخت اقدام سے باز نہ رہے۔ ہندوستان کا آئین ہر مذہب کے احترام کی ضمانت دیتا ہے اور ایسی نفرت انگیز تقاریر اور بیانات نہ صرف قانونی دائرے میں جرم ہیں بلکہ اخلاقی طور پر بھی انتہائی قابل مذمت ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جمعیۃ علماء ہند نے سپریم کورٹ میں بھی ایک عرضی داخل کر رکھی ہے کہ سپریم کورٹ اپنی جاری کردہ گائیڈ لائن پر عمل در آمد کرنے کے لیے سرکاروں کو مجبور کرے۔ مولانا ندیم صدیقی نے کہا کہ یتی نرسنگھانند ایک شر پسند اور نفرت پھیلانے والا شخص ہے، جو بار بار اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہر اگلتا رہا ہے۔ تاہم اس بار اس نے ساری حدیں پار کردی ہیں جن کو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بیانات نہ صرف مسلمانوں کے جذبات کی توہین ہیں بلکہ یہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت فرقہ وارانہ کشیدگی کو بھڑکانے کی کوشش ہے، جو ملک کے امن واستحکام کو متاثر کرسکتی ہے۔ مولانا ندیم صدیقی نے مطالبہ کیا ہے کہ نفرت انگیز تقاریر کی روک تھام کے لیے مانیٹرنگ سسٹم نافذ کیا جائے، تاکہ مستقبل میں کوئی شخص یا گروہ مذہبی شخصیات یا برادریوں کو نشانہ بنا کر ملک کی امن کو برباد نہ کرسکے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر حکومت فوری کارروائی میں ناکام رہی تو یہ ایسے عناصر کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ اس لیے حکومت اس معاملے میں کسی بھی قسم کی نرمی برتنے کے بجائے سخت ترین کارروائی کرے، تاکہ یہ واضح پیغام جائے کہ مذہبی توہین اور نفرت انگیز تقاریر کو کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے لوگوں سے امن وامان بنائے رکھنے اور صبر وثبات کی تلقین کی ہے، اور اپیل کی ہے کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں، شر پسند عناصر جان بوجھ کر اس قسم کی نازیبا حرکتیں کرکے مسلمانوں کو مشتعل کرکے روڈوں پر نکالنا چاہ رہے ہیں اور پھر اس کے ذریعہ سیاسی فائدہ اٹھانے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں اس لئے مسلمان ان کی سازشوں سے ہوشیار رہیں اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے گستاخ رسول کے خلاف قانونی کاروائی کریں، ضلع کلکٹر ڈپٹی کلکٹر کو میمورنڈم دیں اور اپنے اپنے علاقوں کے پولیس اسٹیشنوں میں ایف آئی آر درج کرائیں۔

بھیونڈی امپا کی جانب سے ہیلتھ چیک اپ پروگرام

بھیونڈی: 5 اکتوبر (شارف انصاری) :- مہندرا ٹیک فاؤنڈیشن گرے سیم انسٹی ٹیوٹ کے اسٹوڈنٹس کا امپا بھیونڈی کے ڈاکٹرس نے طبی معائنہ کیا۔ اس انسٹی ٹیوٹ کے مینجر وسیم نے بتایا کہ جو بچے اسکول سے ڈراپ اوٹ ہوجاتے ہیں ان کے لیے مہندرا کمپنی کی جانب سے یہ انسٹیٹیوٹ قائم ہوا ہے جس میں بچوں کو انڈسٹریل ٹریننگ سرٹیفکیٹ اور جاب دیا جاتا ہے۔ میڈم لبنا نے بتایا کہ اس ادارے میں اے سی فریزر، واشنگ مشین کو ریپیرنگ کی ٹریننگ دی جاتی ہے اس کے علاوہ لڑکیوں کے لیے مخصوص کورس ہے جو مارکیٹنگ اسٹور کیپنگ کا ہے اس میں ان کو جاب بھی دی جاتی ہے۔ سلمان سر نے بتایا کہ صرف ایک ہزار فیس پر مشتمل چار مہینے کا کورس ہے۔ امپا کے ساتھ ڈاکٹر انشکا شرما (آنکھوں کی مشہور معالج) نے بھی اس ادارے کے اسٹوڈنٹس کے آنکھوں کا طبی معائنہ کیا۔ امپا کے جانب سے۔ ڈاکٹر عشرت مومن (صدر امپا-لیڈیز ونگ)، ڈاکٹر تبریز خان (نائب صدر-امپا) ڈاکٹر عتیق انصاری (جوائنٹ جنرل سکریٹری امپا) ڈاکٹر نسرین ضیا (جنرل سکریٹری امپا لیڈیز ونگ)، ڈاکٹر شاہدہ ٹی معروف (خازن امپا لیڈیز ونگ)، ڈاکٹر عفان خان (صدر امپا) نے بھی طلبا کا چیک اپ کیا اور مناسب یونانی اور ایلوپیتھی دوائیں تجویز کیں۔ انسٹی ٹیوٹ ہذا کی جانب سے اس پروگرام میں شریک ڈاکٹرس کو سرٹیفکیٹ، ایوارڈ سے نوازہ گیا اور ان کے کاموں کی ستائش کی گئی۔ امپا ڈاکٹروں کی نمائندہ تنظیم ہے جو طبی، فلاحی، سماجی وتعلیمی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے۔

بھیونڈی میں ہائی وے کے قریب گودام میں لگی زبردست آگ

کروڑوں مالیت کے مال جل کر راکھ

بھیونڈی:5اکتوبر(شارف انصاری):-ممبئی ناسک ہائی وے پر بھیونڈی تعلقہ کے والشند گاؤں کی حدود میں واقع وی لاجک کے ایک بڑے جمبو گودام کمپلیکس میں آدھی رات کے قریب آگ لگ گئی۔ جس سے اس گودام میں موجود تیل، کپڑے، پلاسٹک کا سامان اور کیمیکل جل کر راکھ ہوگیا۔ اس دوران اس جگہ پر صبح کے وقت بڑے بڑے کیمیائی دھماکے ہو رہے تھے۔ آگ لگنے کی اطلاع ملتے ہی بھیونڈی، کلیان، تھانے اور نوی ممبئی سے فائر بریگیڈ کی گاڑیاں وہاں پہنچ گئیں اور آگ پر قابو پانے کی کوششیں شروع کردیں۔ لیکن آگ پر قابو پانے کے دوران آگ بجھانے میں بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ جمبو گودام کا پورا ڈھانچہ گر گیا تھا۔ اس کے بعد نئی ممبئی میں فائر بریگیڈ کی گاڑی کے اوپر لگی کرین سے آگ بجھانے کی کوشش کی گئی، اس واقعے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا، لیکن کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ آگ لگنے کی وجہ تاحال واضح نہیں ہے تاہم فائر بریگیڈ نے 12 گھنٹے بعد آگ پر قابو پالیا۔

بھیونڈی نیونیشنل ہائی اسکول میں سرپرست اساتذہ کی میٹنگ

بھیونڈی: 5 اکتوبر(شارف انصاری):- گزشتہ دنوں نیونیشنل اردو ہائی سکول میں سرپرست اساتذہ کی ایک اہم میٹنگ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس میٹنگ کا اغاز جماعت ششم اے کی ننھی طالبہ انصاری آمنہ محمد طارق کے تلاوت کلام سے ہوا۔ تمام کلاس ٹیچرس اپنی اپنی کلاسوں کے بچوں کے سرپرستوں کو اسکول کے ایک کلاس میں جمع کیا۔ اور پھر ٹیچروں نے سرپرستوں کے سامنے ان کے بچوں کے تعلیمی کیفیات کو بیان کیا۔ اسکول کے ڈسپلین کو اور اسکول میں وقت کی پابندی کے ساتھ اپنے بچوں کو بھیجنے کی ہدایت کی۔ جماعت پنجم تا ہشتم جماعتوں میں زیر تعلیم طالبہ کو اسکول ہذا کے ہیڈ ماسٹر مومن محمد مرتضی محمد مصطفی سر نے بہت ہی دلچسپ انداز میں ان کے امتحانات کے تعلق سے سمجھایا کہ کس طرح سرپرست اپنے بچوں کو گھر پر اسٹڈی کرنے کا پابند بنائیں۔ اس میٹنگ میں ہیڈ ماسٹر صاحب نے کہا کہ آج ہماری قوم کے لڑکے پڑھائی کے تعلق سے بالکل بھی سنجیدہ نہیں ہیں۔ آنے والا دور ہماری قوم کے لیے اور بھی نامساعد حالات کا دکھ رہا ہے اس لیے والدین خاص طور پر اپنے لڑکوں کی پڑھائی پر بہت زیادہ توجہ دیں۔ ہمارے معاشرے میں اور ہمارے سلم ایریاز کے لڑکے چھوٹی چھوٹی عمر میں گٹکا کھاتے ہیں ذرا ذرا سی بات میں ایک دوسرے کو گالی گلوج کرتے ہیں۔ ہمارے والدین/سرپرست ان باتوں پر بہت ہی زیادہ توجہ دیں۔ ورنہ اگر ہمارے طلبہ تعلیم یافتہ نہیں رہیں گے تو ہماری آنے والی نسلوں کے لیے یہ دور بہت کٹھن ثابت ہوسکتا ہے۔ تمام والدین کو فرسٹ یونٹ ٹیسٹ کی مارکس بتائی گئی اور اس کے مطابق بچوں کو محنت کرنے کے بارے میں ہدایت دی گئی۔ اس میٹنگ میں آصفہ مس ساجدہ مس، صبیحہ مس، تسنیم مس، عائشہ مس، عرشیہ مس، شرین مس، نے بھی مختلف اور اہم موضوعات پر روشنی ڈالتے ہوئے اظہار خیال کیا۔ اس طرح اساتذہ کے شکریہ کے ساتھ ہی اس اہم میٹنگ کا اختتام ہوا۔

یتی نرسنگھانند کے ذریعہ

شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں انتہائی توہین آمیز کلمات ناقابل برداشت

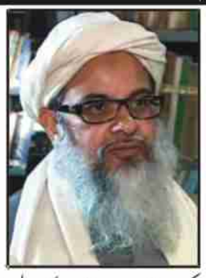

نئی دہلی:5 اکتوبر: صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے وزیر داخلہ کو خط لکھ کر سخت کارروائی کا مطالبہ کیا نئی دہلی، 3 اکتوبر 2024: جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے وزیر داخلہ امت شاہ کو خط لکھ کر ڈاسنا دیوی مندر، غازی آباد (یوپی) کے مہنت یتی نرسنگھانند سرسوتی کی جانب سے شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں توہین آمیز اور انتہائی دل آزار ہفوات بکنے کی شکایت کی ہے۔ یہ ویڈیو سوشل میڈیا پر شیئر کی جارہی ہے جس میں حضور پاک محمد سلیم کے خلاف ناقابل برداشت اور شرمناک گستاخیاں کی گئی ہیں۔ اسے ایکس (ٹوئٹر پر بھی ایک غیر مسلم شخص نے اپنے ہینڈل سناتن اوشاول سے پوسٹ کی ہے۔ ویڈیو میں جو باتیں اس شخص نے کہی ہیں، وہ ناقابل ذکر اور ناقابل برداشت ہیں۔ ان باتوں سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو سخت ٹھیس پہنچا ہے۔ صدر جمعیۃ علماء ہند نے اپنے مکتوب میں یتی نرسنگھانند کے خلاف فوری طور پر سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے اور اسے قومی سالمیت کے لیے خطرہ قرار دیا ہے۔ مولانا مدنی نے اپنے خط میں نشاندہی کی ہے کہ یتی نرسنگھانند ایک شر پسند اور نفرت پھیلانے والا شخص ہے، جو بار بار اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہر اگلتا رہا ہے۔ تاہم اس بار اس نے ساری حدیں پار کردی ہیں جن کو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بیانات نہ صرف مسلمانوں کے جذبات کی توہین ہیں بلکہ یہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت فرقہ وارانہ کشیدگی کو بھڑکانے کی کوشش ہے، جو ملک کے امن واستحکام کو متاثر کرسکتی ہے۔ مولانا مدنی نے مطالبہ کیا ہے کہ یتی نرسنگھانند کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی کی جائے، نیز گستاخانہ ویڈیو کو بلا تاخیر تمام سوشل میڈیا پلیٹ فارمز سے ہٹایا جائے اور ان پلیٹ فارمز کو اس مواد کی اشاعت پر قانونی طور پر جوابدہ ٹھہرایا جائے۔ مولانا مدنی نے مطالبہ کیا ہے کہ نفرت انگیز تقاریر کی روک تھام کے لیے مانیٹرنگ سسٹم نافذ کیا جائے، تاکہ مستقبل میں کوئی شخص یا گروہ مذہبی شخصیات یا برادریوں کو نشانہ بنا کر ملک کی امن کو برباد نہ کرسکے۔ مولانا مدنی نے مزید کہا کہ ہندوستان کا آئین ہر مذہب کے احترام کی ضمانت دیتا ہے اور ایسی نفرت انگیز تقاریر اور بیانات نہ صرف قانونی دائرے میں جرم ہیں بلکہ اخلاقی طور پر بھی انتہائی قابل مذمت ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر حکومت فوری کارروائی میں ناکام رہی تو یہ ایسے عناصر کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ اس لیے حکومت اس معاملے میں کسی بھی قسم کی نرمی برتنے کے بجائے سخت ترین کارروائی کرے، تاکہ یہ واضح پیغام جائے کہ مذہبیتو ہین اور نفرت انگیز تقاریر کو کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے مزید برآں اس خط کی ایک نقل غازی آباد کے پولیس کمشنر اجے کمار مشرا کو بھی بھیجی جائے گی۔ جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا حکیم الدین قاسمی نے اس سلسلے میں غازی آباد کے مقامی پولس افسران سے فون پر بھی بات کی ہے اور کل ملنے کا بھی وقت مانگا ہے۔

سیکنڈری اسکول اور جونیئر کالج میں کمپیوٹر روم کا افتتاح سنتوش شیٹی کے ہاتھوں عمل میں آیا

بھیونڈی: 5 اکتوبر (شارف انصاری):- پائپ لائن ڈویژنل بورڈ آف ایجوکیشن، ٹیمگھر بھیونڈی کے گولڈن جوبلی سال کے موقع پر سیکنڈری اسکول اور جونیئر کالج میں کمپیوٹر روم کا افتتاح سابق کارپوریٹر اور سابق اسمبلی اسپیکر سنتوش شیٹی کے ہاتھوں ایک تقریب کے دوران عمل میں آیا۔ اس کمپیوٹر روم کی افتتاحی تقریب سنتوش شیٹی کے تعاون اور پہل سے ممکن ہوئی۔ ان کے تعاون نے اسکول کو ایک کمپیوٹر لیب فراہم کیا ہے، جو طلباء کی تعلیم کے لیے اہم ثابت ہوگا۔ اس پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر سابق کارپوریٹر مدن بوا نائک، بالا رام چودھری، سابق چیرمین شکشا منڈل سندر شیٹھ نائک، سمیت پاٹل، بھیونڈی بی جے پی صدر ایڈوکیٹ ہرشل پاٹل، سری ناتھ پاٹل، ہیمنت گلوی، سچن تارے، موہن کونڈا، موہن بھلیوار، ماروتی دیشمکھ، ونود نائک، نکیت جوشی، یوگیش تارے، وپل پاٹل، انت جوشی، شریدھر بوبیرا اور جنرل سکریٹری سچن باڈی موجود تھے۔ کمپیوٹر کی کمی کی وجہ سے طلباء کو اپنے کورسز میں بہت سے چیلنجز کا سامنا تھا۔ اس نازک مسئلے کو حل کرنے کے لیے سنتوش شیٹی نے پہل کی اور کمپیوٹر لیب فراہم کرایا۔ ان کی انتھک کوششوں کے نتیجے میں لیب کا کامیاب قیام عمل میں آیا جس سے طلباء کے سیکھنے کا ماحول بہتر ہوا۔ طلباء نے نئی کمپیوٹر لیب کے لیے سنتوش شیٹی کا شکریہ ادا کیا، کیونکہ یہ وسائل بلاشبہ ان کے سیکھنے اور ہنر کی نشوونما میں مددگار ثابت ہوں گا۔ اس تقریب میں ہزاروں والدین اور اسکول کے نمائندوں" نے شرکت کی اور پورے علاقے کے لوگوں اور والدین نے سنتوش شیٹی کے کام کو سراہا۔

مالیگاوں سمیت اورنگ آباد اور جالنہ میں

این آئی اے اور اے ٹی ایس کی مشترکہ کارروائی، تین مسلم نوجوان حراست میں

ممبئی: 5/ اکتوبر (ایجنسیز) قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) اور انسداد دہشت گردی اسکواڈ (اے ٹی ایس) نے مشترکہ طور پر ہفتے کے روز مہاراشٹر کے مختلف شہروں میں، ملک مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے شبہ میں ایک بڑی کارروائی کو انجام دیا ہے۔ مہاراشٹر کے اورنگ آباد (چھترپتی سمبھاجی نگر)، جالنہ اور مالیگاو?ں سے پوچھ تاچھ کے لیے تین نوجوان کو حراست میں لیا ہے۔ ملی تفصیلات کے مطابق مذکورہ کارروائی ملک بھر میں ایک ساتھ کئی ریاستوں میں انجام دی گئی ہے۔ این آئی اے اور اے ٹی ایس کی یہ مشترکہ کارروائی اورنگ آباد (چھترپتی سمبھاجی نگر) کے کیراڑ پورہ آزاد کے قریب علاقے سے کی گئی۔ جبکہ جالنہ کے علاوہ مالیگاوں کے عبداللہ نگر علاقے میں واقع ایک ہومیوپیتھک کنسلٹنگ وحجامہ سینٹر پر چھاپہ مار کارروائی کی، اور تینوں شہروں سے ایک ایک نوجوانوں کو حراست میں لیا۔ جبکہ تفتیشی ایجنسیوں نے مقامی پولیس کے ساتھ مالیگاو?ں میں ہومیوپیتھک کنسلٹنگ وحجامہ سینٹر کی مسلسل کئی گھنٹوں کی تفتیش کے بعد ایک نوجوان کو حراست میں لے کر سٹی پولیس اسٹیشن پہنچے۔ فی الحال تفتیشی ایجنسیوں اور مقامی پولیس کی جانب سے اس کارروائی کی کوئی تفصیلات نہیں دی گئی۔ ذرائع سے ملی تفصیلات کے مطابق ان نوجوانوں کو ملک مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے شبہ پر حراست میں لیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ آج سے قبل کئی مرتبہ تفتیشی ایجنسیوں نے شہر میں کارروائی کی ہے، لیکن اس کارروائی کو لیکر عوام میں تذبذب پایا جارہا ہے۔

ناندیڑ ہوائی اڈے پر وزیراعظم نریندر مودی کا

بی جے پی لیڈران وضلع انتظامیہ نے استقبال کیا

ناندیڑ: 5/اکتوبر (ورق تازہ نیوز) وزیر اعظم نریندر مودی آج 5/اکتوبر بروز ہفتہ صبح 10.30 بجے گرو گوبند سنگھ جی ہوائی اڈے پر نگارا میوزیم کے افتتاح اور بنجارہ برادری کی عبادت گاہ پوہرا دیوی ضلع واشیم میں جلسہ عام میں شرکت کیلئے پہنچے۔ گرو گوبند سنگھ جی ایئرپورٹ پہنچنے پر ان کا استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر سابق وزیراعلیٰ اور مسٹر اشوک چوہان، مسٹر اجیت گوپچھڑے، بالاجی کلیانکر، بھیم راؤ کرم، اے ڈاکٹر تشار راٹھوڑ، اے راجیش پوار (تمام ارکان اسمبلی)، ڈائرکٹر جنرل آف پولیس پین کمار سنگھ، ضلع مجسٹریٹ ابھیجیت راوت، ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار نے معززین کا استقبال کیا۔ 10.35 پر وہ پوہرا دیوی (ضلع واشم) کے لیے روانہ ہوئے۔ 11 بجے وہ پوہرا دیوی میں منعقد ہونے والے پروگرام میں شرکت کی۔ وزیراعلیٰ ایکناتھ شندے، نائب وزیر اعلی دیویندر فڑنویس، نائب وزیراعلیٰ اجیت پوار سمیت اہم شخصیات پوہرا دیوی میں پروگراموں میں شریک تھیں۔ اس تقریب میں شرکت کے بعد وہ ہیلی کاپٹر سے پوہرا دیوی سے گرو گوبند سنگھ جی ایئرپورٹ پہنچے، ان کی آمد کے بعد انہیں الوداع کیا گیا۔ اس موقع پر گورنر سی پی۔ رادھا کرشنن، وزیر اعلیٰ ایکناتھ شنڈے، نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار، اے چندر شیکھر باونکولے، ریاستی چیف سکریٹری سجاتا سونک، پولیس ڈائریکٹر جنرل پین کمار سنگھ، ضلع مجسٹریٹ ابھیجیت راوت، ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ابیناش کمار موجود تھے۔

لاڈلی بہنوں کی رقم میں غبن کرنے والا ملزم پکڑا گیا

حدگاؤں (ضلع ناندیڑ): ملزم سچن بھوجنگ تھوراٹ، جوانپی پیاری بہنوں کے کاغذات کا استعمال کرتے ہوئے اپنے بھائی کے اکاؤنٹ میں رقم جمع کرواکر سی ایس سی سنٹر سے فرار ہوگیا تھا، کو جمعرات کی رات دیر گئے مناٹھا پولیس کے حوالے کر دیا۔ اسے 4 اکتوبر کو عدالت میں پیش کیا گیا اور تین دن کے لیے پولیس کی تحویل میں دے دیا گیا۔ وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے پیاری بہن کو بطور 1500 روپے ماہانہ دیا یہ اسکیم جولائی کے مہینے سے شروع ہوئی تھی۔ پیاری بہنوں کے کھاتے میں جولائی اور اگست کے دو ماہ کے تین ہزار روپے بھی جمع کرائے گئے۔ پھر گڑبڑ شروع ہوگئی۔ بہت سی بہنیں فوائد حاصل کرنے سے قاصر تھیں کیونکہ ان کی درخواستیں غلط ہوگئیں۔ چنانچہ کچھ عزیز بہنوں نے دستاویزات میں صلح کروانے کے بعد ایک ہی بار میں تین قسطیں وصول کرلیں۔ دریں اثنا، جب سی ایس سی سنٹر آپریٹر سچن تھوراٹ آن لائن درخواست فارم بھر رہا تھا، اس نے کئی بہنوں کے دستاویزات کا استعمال کرتے ہوئے ان کی مردوں کی بینک پاس بک اور آدھار کو جوڑ کر بھاری رقم بٹوری۔ ان افراد کو یہ کہہ کر کہ کنویں کی رقم آپ کے اکاؤنٹ میں جمع ہو جائے گی، وہ رقم لے گئے۔ جب 'لوکمت' نے اس گھوٹالے کو بے نقاب کیا تو ریاست میں ہلچل مچ گئی۔ اس کے بعد سے ملزم سچن تھوراٹ تک پھیل گیا تھا۔ رات گئے اس نے خود پولیس کے حوالے کر دیا۔ اس نے پولیس کی پوچھ گچھ کے دوران جرم کا اعتراف کرلیا ہے۔

ممبئی نے 27 سال بعد ایرانی کپ پر کیا قبضہ

ڈبل سنچری بنانے والے سرفراز خان بنے پلیئر آف دی میچ

ممبئی:5 / اکتوبر (ایجنسیز) جانجکیا رہانے کی کپتانی میں ممبئی کو آج اس وقت ایک بار پھر بڑی کامیابی حاصل ہوئی جب ایرانی کپ کا خطاب اپنے نام کرلیا۔ ممبئی نے ریسٹ آف انڈیا کو پہلی انگ میں ملی سبقت کی بنیاد پر شکست دی اور اس کے ساتھ ہی 27 سال بعد ایرانی کپ پر قبضہ کیا۔ دراصل یہ میچ ڈرا ہوا، لیکن ایسی حالت میں جس ٹیم کے پاس پہلی انگ میں سبقت ہوتی

ہے اسے فاتح قرار دیا جاتا ہے۔ ممبئی نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے 537 رن بنائے تھے اور اس کے بعد ریسٹ آف انڈیا کو 416 رنوں پر روک دیا تھا۔ یعنی پہلی انگ میں ممبئی کو 121 رنوں کی سبقت ملی تھی۔ ممبئی کی پہلی انگ کے ہیرو سرفراز خان تھے جنھوں نے ناٹ آو?ٹ 222 رن بنائے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انھیں پلیئر آف دی میچ کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اجنکیا رہانے کی کپتانی میں ممبئی کو آج اس وقت ایک بار پھر بڑی کامیابی حاصل ہوئی جب ایرانی کپ کا خطاب اپنے نام کرلیا۔ ممبئی نے ریسٹ آف انڈیا کو پہلی انگ میں ملی سبقت کی بنیاد پر شکست دی اور اس کے ساتھ ہی 27 سال بعد ایرانی کپ پر قبضہ کیا۔ دراصل یہ میچ ڈرا ہوا، لیکن ایسی حالت میں جس ٹیم کے پاس پہلی انگ میں سبقت ہوتی ہے اسے فاتح قرار دیا جاتا ہے۔ ممبئی نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے 537 رن بنائے تھے اور اس کے بعد ریسٹ آف انڈیا کو 416 رنوں پر روک دیا تھا۔ یعنی پہلی انگ میں ممبئی کو 121 رنوں کی سبقت ملی تھی۔ ممبئی کی پہلی انگ کے ہیرو سرفراز خان تھے جنھوں نے ناٹ آو?ٹ 222 رن بنائے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انھیں پلیئر آف دی میچ کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ایک طرف جہاں سرفراز نے پہلی انگ میں ممبئی کے لیے ڈبل سنچری اسکور کی تھی، تو وہیں ریسٹ آف انڈیا کی طرف سے ابھمنیو ایشورن نے پہلی اننگ میں 292 گیندوں پر 191 رنوں کی شاندار اننگ کھیل کر اپنی ٹیم کی امیدیں زندہ رکھی تھیں۔ وہ ڈبل سنچری بنانے سے محروم رہ گئے اور پھر ان کے آو?ٹ ہونے کے بعد ٹیم بہت زیادہ دیر تک بلے بازی بھی نہیں کرسکی۔ دھرو جریل کی ضرور تعریف کرنی ہوگی جنھوں نے 121 گیندوں پر 93 رن بنائے اور انھوں نے ایشورن کے ساتھ 165 رنوں کی شراکت داری بھی کی تھی۔

گرمیت رام رحیم کا اصل توڑ تعلیم کے فروغ اور بے روزگاری دور کرنے میں ہے

چنڈی گڑھ: ڈیرا سچا سودا کے سربراہ سزا یافتہ گرمیت رام رحیم کل ایک مرتبہ پھر جیل سے باہر ہیں۔ الزام ہے کہ ان کو 20 دن کی پیرول پر روہتک جیل سے اس لیے باہر آنے دیا گیا تاکہ ان کی قربتیں برسراقتدار جماعت کے ساتھ نظر آئیں اور ان کے حامی ہریانہ انتخابات میں برسراقتدار جماعت کے حق میں اپنی رائے دہی کا استعمال کریں۔ ویسے تو یہ معاملہ ریاستی انتخابی کمیشن کو دیکھنا تھا لیکن اس نے بھی کچھ شرائط کے ساتھ ہریانہ حکومت کو اجازت دے دی کہ وہ گرمیت رام رحیم کو جیل سے رہا کرسکتی ہے۔ جو اہم شرائط پیرول کے لئے رکھی گئیں، ان میں گرمیت رام رحیم پر ریاست ہریانہ میں آنے پر پابندی عائد کرنا اور کسی بھی طرح کی انتخابی سرگرمی میں حصہ نہ لینا شامل ہیں۔

ریاستی انتخابی کمیشن نے اپنے طور پر کچھ پابندیاں ضرور عائد کیں لیکن ان کی رہائی ہی اپنے آپ واضح پیغام تھا کہ گرمیت رام رحیم کس پارٹی کے حق میں ہیں، پھر چاہے وہ ہریانہ آئیں یا نہ آئیں یا کسی انتخابی سرگرمی میں حصہ لیں یا نہ لیں۔ گرمیت رام رحیم پر ایک صحافی کے قتل کا الزام تھا اور عصمت دری کے معاملے میں وہ سزا کاٹ رہے ہیں۔ ان کی رہائی سے یہ اندازہ تو ہوتا ہے کہ ہریانہ اسمبلی انتخابات میں برسراقتدار جماعت پھر سے اقتدار میں واپسی کے لیے ہر وہ قدم اٹھانے کے لیے تیار ہے جو اس کے لیے فائدہ مند ہے۔ وہ ہر اس شخص کی حمایت حاصل کرنا چاہتی ہے جس کے پاس تھوڑے بہت ووٹ ہیں، چاہے اس پر کسی بھی طرح کے الزامات ہوں۔ ہریانہ میں اس مرتبہ انتخابات میں عوام برسراقتدار جماعت کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کرتی نظر آرہی ہے، اسی لیے برسراقتدار جماعت چاہے رام رحیم کی حمایت ہو، کسی اتحاد کی حمایت ہو یا پھر آزاد امیدواروں کی حمایت ہو، وہ اس کے ساتھ کھڑی نظر آرہی ہے۔ گرمیت رام رحیم کو پیرول دیے جانے کے وقت بھی لکھا جاسکتا تھا لیکن ایک سزا یافتہ کو ہیرو بنانے سے بچنا مراد تھا۔ ہندوستان ایک مذہب پسند ملک ہے اور جو جتنا کمزور اور کم پڑھا لکھا ہوگا وہ ان مذہبی لوگوں کی اتنی ہی اچھی خوراک ہوگا۔ ان خود ساختہ مذہبی لوگوں کے لیے یہ دکان بہت اچھی ہے کیونکہ اس میں نہ کسی تعلیم کی ضرورت ہے اور نہ اس کے لیے گاہکوں کی کوئی کمی ہے۔ دو طرح کے خود ساختہ مذہبی لوگ ہوتے ہیں، ایک کی غذا غریبی اور تعلیم کی کمی ہے اور دوسرے کی غذا انگریزی بولنے والا اور بڑا دولت مند۔ غریب کو لگتا ہے کہ مذہبی راستے پر چل کر ہی امیر بنا جا سکتا ہے اور انگریزی بولنے والے دولت مند کو لگتا ہے کہ ان خود ساختہ مذہبی لوگوں کی انگلی پکڑ کر ہی زندگی کا راستہ طے کیا جا سکتا ہے۔ دونوں ہی معاملات میں ان مذہبی لوگوں کو اپنا دائرہ بڑھانے کے لیے خواتین کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ وہ ان کے ذریعے ہی گھروں میں داخل ہوتے ہیں۔ جب یہ خواتین ان کے چنگل میں پھنس جاتی ہیں تو ان مذہبی لوگوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ان خواتین کو اپنی ہوس کا شکار بناتے ہیں۔ اس سب سے لڑنا مشکل ہے لیکن سیاست دان چاہیں تو ان غریب اور تعلیم کی کمی والے لوگوں کو گڑھے میں گرنے سے بچا سکتے ہیں۔ اگر سیاست دان اسے اپنا مقصد بنالیں اور غریبوں اور جاہل لوگوں کو اس جہنم سے بچالیں تو پھر خود بخود انگریزی بولنے والوں کو پھنسانے والوں کی بھی حوصلہ شکنی ہوگی۔ گرمیت رام رحیم کی وجہ سے اگر سیاست دان اپنا نظریہ تبدیل کر لیتے ہیں تو یہ گرمیت رام رحیم جیسے خود ساختہ مذہبی لوگوں کی زبردست حوصلہ شکنی ہوگی۔ اس میں کسی بھی پارٹی کی ہریانہ میں حکومت آئے، اسے صرف ایسے لوگوں کے خلاف سختی کرنی چاہیے اور تعلیم و روزگار پر دھیان دینا چاہیے تاکہ ان لوگوں کو چارہ ملنا بند ہوجائے۔ تعلیم اور بے روزگاری ہی ان ڈیروں اور نشے کے کاروبار کرنے والوں کی حوصلہ شکنی ہے، اس لیے ہر سیاسی پارٹی کو تعلیم کے فروغ اور بے روزگاری دور کرنے کو اپنی ترجیحات میں شامل کرلینا چاہیے۔

صفائی عملہ کی ہیلتھ اسکریننگ ترجیحی بنیادوں پر کی جائے

سرکاری اسکیموں کا فائدہ صفائی کارکنوں کو دیا جائے

پربھنی:5/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): صفائی کے کارکنوں کی صحت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اس لیے ضلع میں صفائی ورکرز کے مفت ہیلتھ چیک اپ کے انتظامات کیے جائیں۔ نیشنل سینی ٹیشن اسٹاف کمیشن کے رکن ڈاکٹر پی پی واوا نے مشورہ دیا کہ اگلے تین مہینوں میں موت کے بعد نہ صرف مالی مدد فراہم کرنا بلکہ ان کے بچوں کی ثانوی تعلیم کے لیے وظائف، بزرگ والدین کے لیے پنشن اور گھر نہ ہونے کی صورت میں گھر کی تعمیر کے لیے مالی معاونت بھی ضروری ہے۔ سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق کارروائی کی جائے۔ انہوں

پربھنی ضلع میں کیمپ لگا کر تمام صفائی کارکنوں کی صحت کی جانچ مکمل کی جائے۔ نیشنل سینی ٹیشن پرسنل کمیشن کا اجلاس کلکٹریٹ کے آڈیٹوریم میں ڈاکٹر واوا کی صدارت میں اختتام پذیر ہوا۔ کونسلر مسٹر گرجیندر، کوآرڈینیٹر مسٹر چرن، ضلع مجسٹریٹ رگھوناتھ گاوڑے، ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹو آفیسر نتیشا ماتھر، میونسپل ڈپٹی کمشنر منی ناتھ ڈنڈاوتے، میونسپل ایڈمنسٹریٹر پردیپ جگتاپ، محکمہ سماجی بہبود کی اسسٹنٹ کمشنر گیتا گٹے سمیت متعلقہ محکموں کے افسران موجود تھے۔ میٹنگ میں.. واوا نے کہا کہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی مختلف اسکیموں کو جلد سے جلد نافذ کیا جائے تاکہ صفائی کے کارکنوں کو مدد ملے۔ صفائی کرنے والوں کو مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ نیز جھاڑو دینے والے کو حق سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو اس طرف بھی توجہ دینے کی ہدایت کی۔ ڈاکٹر نے جھاڑو دینے والوں کے زیر التوا مسائل حل کرنے کی بھی ہدایت کی۔ واوا نے دیا۔ صفائی کے کارکنوں کی نے ابتدا میں یہ تجویز بھی پیش کی۔ واوا نے ضلع میں میونسپل کارپوریشن، تمام میونسپلٹیوں اور نگر پنچایتوں کا جائزہ لیا۔ لاڈ پیج کمیٹی کی سفارش کے مطابق وراثتی حقوق کی تقرری کے معاملے کا جائزہ لیا گیا۔ انہوں نے ان تمام اداروں کا بھی جائزہ لیا جہاں صفائی کارکن کام کررہے ہیں اور ان میں زیر التوا مقدمات کا بھی جائزہ لیا۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت کی کہ گندگی صاف کرنے کے لیے ضلعی انتظامیہ سی ایس آر فنڈ سے مشین خریدے اور صفائی کے عملے کی تربیت کے انتظامات کیے جائیں اور تمام سامان جیسے کہ یونیفارم، گمبوٹ، ہینڈ گلوز، رین کوٹ، ونٹر سویٹر وغیرہ فراہم کیے جائیں۔ وقتاً فوقتاً عارضی اور مستقل صفائی عملہ۔ ان کے شناختی کارڈ پر موبائل نمبر، بلڈ گروپ، ای پی ایف، ای ایس آئی سی نمبر بھی لازمی ہونا چاہیے۔ اور صفائی ملازمین کی تنخواہیں بروقت ادا کی جائیں۔ انہوں نے اس وقت ایسی تجویز بھی دی۔ اس موقع پر صفائی ملازمین اور ان کی تنظیموں کے نمائندے موجود تھے۔

سونے اور چاندی کی قیمتیں نئی ریکارڈ سطح تک پہنچ گئیں

ممبئی: مشرق وسطی کے ایک ملک میں جنگ چھڑ گئی ہے۔ اگرچہ یہ تیسری جنگ کا آغاز بتایا جاتا ہے لیکن یہ بات سامنے آرہی ہے کہ تمام ممالک اس معاملے کو اطمینان کے ساتھ نمٹ رہے ہیں۔ روس اور چین کا اتحاد دوسری طرف مشرق وسطی میں پردے کے پیچھے امریکہ اور اس کے اتحادی ہیں۔ اس کا اثر عالمی منڈی پر دیکھا گیا ہے۔ خام تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اسٹاک مارکیٹ کو دھچکا لگا ہے۔ سونے اور چاندی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ ملک میں تہوار کا ماحول ہے۔ اب، نوراتری کے تہوار کے دوران سونے اور چاندی کی قیمتوں میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ دونوں قیمتی دھاتیں چند دنوں میں تمام ریکارڈ توڑ دینے کا امکان ہے۔ چاندی جلد ہی 1 لاکھ کے نشان کو چھونے کا امکان ہے۔ سونا بھی 80 ہزار تک پہنچنے کا اندازہ ہے۔ قیمتی دھاتوں کی قیمتیں ایسی ہیں؟ سونے کی مضبوط کارکردگی: گزشتہ ہفتے سونا 1500 روپے کا ہندسہ عبور کرگیا تھا۔ اس ہفتے سونا اب تک 700 روپے بڑھ چکا ہے۔ ابتدائی طور پر 30 ستمبر کو سونے کی قیمت میں 160 روپے اور یکم اگست کو 330 روپے کی کمی ہوئی۔ 2 اکتوبر کو قیمت میں 540 روپے کا اضافہ کیا گیا۔ 3 اکتوبر کو سونے کی قیمت میں 110 روپے کا اضافہ ہوا۔ اس میں 4 اکتوبر کو پھر اضافہ ہوا GoodReturns کے مطابق، 22 قیراط سونے کی قیمت اب 71,360 روپے فی 10 گرام ہے جبکہ 24 قیراط سونے کی قیمت 77,830 روپے فی 10 گرام ہے۔

جموں وکشمیر میں حکومت سازی سے پہلے 5 ارکان اسمبلی کی نامزدگی، کانگریس کا سخت احتجاج

سری نگر: جموں وکشمیر میں حکومت سازی سے پہلے 5 ارکان اسمبلی کی نامزدگی پر کانگریس نے شدید اعتراض کیا ہے۔ کانگریس کے جموں وکشمیر یونٹ کے سینئر نائب صدر اور ترجمان رویندر شرما نے نامزدگی کے اس فیصلے کو جمہوریت اور آئین کے اصولوں پر حملہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدام بی جے پی کے حق میں ہیر پھیر کے مترادف ہے، کیونکہ بی جے پی کو خدشہ ہے کہ اس کے پاس حکومت سازی کے لیے مطلوبہ اکثریت نہیں ہوگی۔ جموں وکشمیر میں پہلی بار دس سال کے وقفے کے بعد انتخابات منعقد ہوچکے ہیں اور اب حکومت سازی کا عمل جاری ہے۔ جموں وکشمیر تنظیم نو ایکٹ 2019 کے تحت، لیفٹیننٹ گورنر کو 5 ارکان اسمبلی نامزد کرنے کا اختیار دیا گیا ہے، جن کا تعلق کشمیری پنڈتوں اور پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر کے پناہ گزینوں سے ہوسکتا ہے۔ ان نامزد ارکان کی شمولیت سے اسمبلی کی کل تعداد 95 ہوجائے گی، جس سے حکومت سازی کے لیے اکثریت کا ہدف 48 نشستوں تک پہنچ جائے گا۔ جموں وکشمیر پردیش کانگریس کمیٹی کے سینئر نائب صدر اور ترجمان رویندر شرما نے جموں میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا، "ہم جموں وکشمیر میں حکومت سازی سے قبل لیفٹیننٹ گورنر کے ذریعے پانچ ارکان اسمبلی کی نامزدگی کی مخالفت کرتے ہیں۔ ایسا کوئی بھی قدم جمہوریت، عوام کے مینڈیٹ اور آئین کے بنیادی اصولوں پر حملہ ہے۔" اس دوران جے کے پی سی سی کے ایگزیکٹو صدر رمن بھلا بھی ان کے ساتھ موجود تھے۔ دونوں رہنماو?ں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کو معلوم ہے کہ اس کے پاس حکومت بنانے کے لیے مطلوبہ تعداد نہیں ہوگی، اس لیے پانچ ارکان اسمبلی کو نامزد کرکے وہ عوامی مینڈیٹ میں ردوبدل کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ رویندر شرما نے کہا، "آئینی ڈھانچے کے تحت لیفٹیننٹ گورنر کو مشاورتی کونسل کی سفارشات پر کام کرنا چاہیے۔ انتخابات کے بعد اکثریت یا اقلیت کی صورتحال کو تبدیل کرنے کے لیے ارکان کی نامزدگی کا غلط استعمال نقصان دہ ہوگا۔" انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر تنظیم نو ایکٹ کے مطابق، ایل جی کے پاس پانچ ارکان اسمبلی کو نامزد کرنے کا اختیار ہے، جن میں کشمیری پنڈتوں (کے پی) اور پاکستان کے زیر قبضہ جموں کشمیر (پی او جے کے) کے پناہ گزینوں کی نمائندگی شامل ہے۔

فاروق عبداللہ نے جموں وکشمیر کے رائے دہندوں کا شکریہ ادا کیا

سری نگر: 5 / اکتوبر (ایجنسیز) جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے اسمبلی الیکشن کے لئے پولنگ عمل کے خوش اسلوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہونے پر تمام رائے دہندگان کی طرف سے ایک بار پھر جمہوریت میں اپنے پختہ یقین کو ظاہر کرنے پر خراج تحسین ادا کیا ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ پولنگ عمل خوش اسلوبی کیساتھ اختتام کو پہنچا ہے، میں اس لمحہ پر ہر ایک ووٹر کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، جنہوں نے اپنا ووٹ ڈالنے اور اپنی ا?واز سنانے کے لئے وقت نکالا اور ایک بار پھر جمہوری عمل میں اپنے اعتماد کا اظہار کیا۔ نیشنل کانفرنس کے صدر نے کہا: 'ا?پ کی فعال شرکت کی وجہ سے جمہوریت پروان چڑھتی ہے، اور ا?پ کا ووٹ ہمارے مشترکہ اقدار کی مضبوطی اور بہتر مستقبل کے عزم کا ثبوت ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ کے مطابق جمہوری عمل میں بھاری عوامی شرکت یہ مضبوط پیغام ہے کہ جموں وکشمیر کے عوام نے ہمیشہ جمہوریت میں اپنا یقین رکھا ہے لیکن بدقسمتی سے ہمیں گزشتہ 6 برس سے ایک جمہوری نظام کی چکی میں پسا گیا۔

پلاٹ برائے فروخت

ایک پلاٹ سائز 600 اسکوائر فٹ یعنی 30×20 کا دو روڈ کا واقع اسلام پورہ گلی نمبر 1 ناندیڑ فوری فروخت کرنا ہے۔ خواہشمند افراد حسب ذیل موبائل نمبرس پر رابطہ قائم کریں۔

9912329079 - 9730444606

ADS CONSTRUCTION

Our Services :1)Ghunthewari (City/Gramin) 2) Building Permission 3) Building Planning 4) Structural Design . 5)3D Building Modelling 6) Interior Designing

Address Opp Lions Eye Hospital , Workshop Corner,Nanded.

Contact Us:- 918308350356- 8208338716

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔